448

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

ٹیلیفون نمبر ۹۱

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ — عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

اللہ اکبر

الفضل قادیان

روزنامہ

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

شرح چندہ پیشگی
سالانہ [illegible]
ششماہی ۸
سہ ماہی ۴ ؍ ۱۲

THE DAILY
ALFAZL QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸

نمبر ۱۴۸	مطابق ۲۹ جون ۱۹۳۷ء	یوم سہ شنبہ	۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ	جلد ۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۷ جون۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۸½ بجے شام کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو پیچش۔ اور نزلہ کی شکایت ہے ؛

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کو اگزیما کے باعث سخت تکلیف ہے۔ دعائے صحت کی جائے۔

افسوس۔ میاں شادی صاحب ساکن ننگل باغبانان متصل قادیان جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابی تھے۔ ۲۶۔ جون بعمر ۸۶ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آج ان کی نعش قادیان لائی گئی۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے نماز جنازہ پڑھائی۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے احباب دعائے مغفرت کریں ؛

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

مَنْ عَادٰى وَلِيًّا لِّيْ فَقَدْ اٰذَنْتُهٗ لِلْحَرْبِ (الحدیث)

جو شخص میرے کسی محبوب کا دشمن بنتا ہے۔ میں اسے کہتا ہوں۔ کہ اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔

ر و ذکارِ اولیاء اور اُن سے دُشمنی رکھنا اول انسان کو غفلت اور دُنیا پرستی میں ڈالتا ہے۔ اور پھر اعمالِ حسنہ اور افعالِ صدق اور اخلاص کی ان سے توفیق چھین لیتا ہے۔ اور پھر آخر سلبِ ایمان کا موجب ہو کر دینداری کی اصل حقیقت اور مغز سے ان کو بے نصیب اور بے بہرہ کر دیتا ہے۔ اور یہی معنے ہیں اس حدیث کے کہ من عادیٰ ولیاً لی فقد اٰذنتہ للحرب۔ یعنے جو میرے ولی کا دشمن بنتا ہے۔ تو میں اس کو کہتا ہوں۔ کہ بس اب میری لڑائی کے لئے تیار ہو جا۔ اگرچہ اوائل عداوت میں خداوند کریم و رحیم کے آگے ایسے لوگوں کی طرف سے عدم معرفت کا عذر ہو سکتا ہے۔ لیکن جب اس ولی اللہ کی تائید میں چاروں طرف سے نشان ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں۔ اور نورِ قلب اس کو شناخت کر لیتا ہے۔ اور اس کی قبولیت کی شہادت آسمان اور زمین دونوں کی طرف سے باوازِ بلند کانوں کو سنائی دیتی ہے۔ تو نعوذ باللہ اس حالت میں جو شخص عداوت اور عناد سے باز نہیں آتا۔ اور طریق تقویٰ کو بکلی الوداع کہہ کر دل کو سخت کر لیتا ہے۔ اور عناد اور دُشمنی سے ہر وقت درپئے ایذا رہتا ہے۔ تو اس حالت میں وُہ حدیث مذکورہ بالا کے ماتحت آ جاتا ہے۔ خدا تعالیٰ بڑا کریم و رحیم ہے۔ وُہ انسان کو جلد نہیں پکڑتا۔ لیکن جب انسان ناانصافی اور ظلم کرتا کرتا حد سے گزر جاتا۔ اور بہر حال اس عمارت کو گرانا چاہتا ہے۔ اور اس باغ کو جلانا چاہتا ہے جس کو خدا تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے طیار کیا ہے۔ تو اس صورت میں قدیم سے اور جب سے کہ سلسلۂ نبوت کی بنیاد پڑی ہے۔ عادت اللہ یہی ہے کہ وُہ ایسے مفسد کا دشمن ہو جاتا ہے اور سب سے پہلے دولتِ ایمان اس سے چھین لیتا ہے۔ تب بلعم کی طرح صرف لفاظی اور زبانی قیل و قال اس کے پاس رہ جاتی ہے۔ (تریاق القلوب حاشیہ [illegible])

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی ایک اہم تقریر

فخر الدین کے اخراج از جماعت کے متعلق

قادیان ۲۷ جون۔ کل سات بجے صبح حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کے ماتحت مسجد اقصےٰ میں مقامی جماعت کا ایک عظیم الشان اجتماع ہوا۔ جس میں حضور نے نہائت تفصیل کے ساتھ فخر الدین ملتانی کے اخراج از جماعت کے متعلق وجوہات بیان فرمائے۔ اور اس نے اپنے تحریری بیان میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ اور نظام سلسلہ کے متعلق جو غلط بیانیاں کی ہیں۔ ان کی تردید میں متعلقہ اصحاب کی حلفیہ شہادات پیش فرمائیں۔ چنانچہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب، حضرت مرزا شریف احمد صاحب، خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب۔ جناب سید عزیز اللہ شاہ صاحب مولانا عبد الرحیم صاحب نیر، شیخ محمود احمد صاحب عرفانی، جناب مولوی محمد دین صاحب جناب شیخ بشیر احمد صاحب۔ سید منظور علی شاہ صاحب۔ مولوی تاج الدین صاحب مولوی عبد الاحد صاحب ماسٹر غلام حیدر صاحب۔ مولوی محمد عبد اللہ صاحب اعجاز مولوی عبد الرحمٰن صاحب انور اور مولوی ظفر محمد صاحب نے حلفیہ بیان دیئے۔

آخر میں حضور نے خلافت سے کامل وابستگی کو تمام کامیابیوں کی جڑ ثابت کیا۔ اور نہائت مؤثر الفاظ میں دعا فرمائی۔ پونے گیارہ بجے تقریر ختم ہوئی۔ مفصل تقریر انشاء اللہ تعالےٰ پھر شائع کی جائے گی ؛

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۶ جون ۱۹۳۷ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ہاتھ پر بیعت کر کے داخل احمدیت ہوئے ؛

۴۴۲	حبیب اللہ صاحب ضلع کانگڑہ	۴۵۱	زینب بی بی صاحبہ ضلع گورداسپور
۴۴۳	غلام محمد صاحب " گجرات	۴۵۲	نواب بیگم صاحبہ " "
۴۴۴	وکیل النساء صاحبہ شاہجہانپور	۴۵۳	سائرہ بیگم صاحبہ " "
۴۴۵	وحید الدین صاحب "	۴۵۴	سید خادم حسین صاحب ضلع لاہور
۴۴۶	حسین بی بی صاحبہ ضلع شیخوپور	۴۵۵	آمنہ بیگم صاحبہ " لدھیانہ
۴۴۷	سعیدہ بیگم صاحبہ ضلع منٹگمری	۴۵۶	محمد خان صاحب بھڑوچ
۴۴۸	بلقیس جہاں صاحبہ " "	۴۵۷	تاج الدین صاحب ضلع شیخوپورہ
۴۴۹	فرخ جبیں صاحبہ " "	۴۵۸	مبارک احمد صاحب " گورداسپور
۴۵۰	امۃ العزیز صاحبہ " "	۴۵۹	بشیر احمد صاحب " "

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کے حضور اظہار عقیدت و اخلاص

جماعت احمدیہ گڑھی شاہو کی قراردادیں

گڑھی شاہو (لاہور) ۲۶ جون آج بعد نماز مغرب جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو کا ایک غیر معمولی اجلاس منعقد ہوا۔ جس میں حسب ذیل قراردادیں باتفاق آراء پاس ہوئیں :۔

(۱) جماعت احمدیہ حلقہ گڑھی شاہو کا یہ اجلاس حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے مبارک اور بیش بہا وجود سے اپنی گہری اطاعت وعقیدت کا اظہار کرتا ہے اور حضور کو اس امر کا یقین دلاتا ہے۔ کہ جماعت ہذا کے تمام افراد خلافت کے اعزاز واحترام کے لئے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے ننگ و ناموس کی خاطر اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کے مفاد کیلئے انشاء اللہ تعالےٰ ہر قربانی پیش کرنے کو تیار رہیں۔ اللہ تعالےٰ توفیق عطا فرمائے ؛

(۲) منافقین سلسلہ کے اخراج کے متعلق حضور جس قسم کا اقدام فرما رہے ہیں۔ وہ جماعت ہذا کے نزدیک بلکہ ہر بہی خواہ جماعت کے لئے نہائت ہی قابل شکرگزاری ہے۔ وہ لوگ جو جماعت میں رہ کر مار آستین ثابت ہوئے اور ریشہ دوانیاں کرتے رہے اور غیروں سے سازباز کر رہے ہیں۔ اور اپنے اثر ورسوخ کے زعم میں حضور کو دھمکیاں دیتے ہوئے نہیں شرمائے۔ وہ اسی قابل ہیں کہ اس پاک سلسلہ سے کاٹے جائیں۔ ان کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ خدا تعالےٰ کے قائم کردہ خلیفہ اور علمبردار احمدیت کے مقابل صف آرا ہونا خدا تعالےٰ کے ساتھ جنگ اور شیطانی قوتوں کے ساتھ اپنا رشتہ جوڑنے کے مترادف ہے۔ وہ یاد رکھیں کہ اگر انہوں نے سچی توبہ نہ کی۔ تو ضرور خائب وخاسر ہو کر مورد لعنت خداوندی ہوں گے۔

(۳) یہ اجلاس دوبارہ حضور کی خدمت عالیہ میں اپنی اطاعت گزاری اور عقیدت مندی کا اظہار کرتا ہوا خدا تعالےٰ سے دعا کرتا ہے۔ کہ وہ حضور کی ذات بابرکات الاصفات کا حامی وناصر ہو۔ اور حضور کی صحت وعمر میں برکت دے۔ اور اسلام کی شاندار فتح حضور کے ہاتھوں مقدر ہو ؛

(۴) قرار پایا کہ مندرجہ بالا ریزولیوشنز کی نقول بخدمت حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔ امیر جماعت احمدیہ لاہور اور اخبار الفضل کو بھیجی جائیں ؛

خاکسار عبد الحمید عارف سکرٹری تبلیغ حلقہ گڑھی شاہو لاہور

اخبار احمدیہ

ایک غلط فہمی کی اصلاح ایک صاحب محمد عثمان کی وفات کی خبر شائع ہوئی ہے۔ وہ لکھنؤ کے نہیں ہیں۔ محمد عثمان صاحب۔ رحمت منزل لکھنؤ خدا تعالےٰ کے فضل سے بخیریت ہیں۔

درخواست ہائے دعا (۱) میرے والد شیخ جان محمد صاحب بعارضہ دردکان و لقوہ اور چچا شیخ غلام احمد صاحب بعارضہ ٹائیفائڈ بہت بیمار ہیں۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار نور محمد احمدی چک $\frac{95}{6.R}$ ضلع منٹگمری

(۲) میں آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہوں۔ احباب کرام میری ترقیات روحانی کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز میرے ایک عزیز منظور احمد صاحب کی اپنے نیک مقاصد کی کامیابی کے لئے دعا فرمائی جائے۔ خاکسار نور احمد عابد منٹگمری حال حیدرآباد سندھ (۲) ۱۲ جون کو میرا اپریشن

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ ربیع الثانی ۱۳۵۶ھ

پنجاب میں قیام امن کے لئے کوشش

آئین جدید کے ماتحت قائم ہونے والی حکومت پنجاب کو تین ماہ کے قلیل عرصہ میں جن شدید فرقہ وارانہ فسادات کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ انہوں نے وزیر اعظم پنجاب کی توجہ قیام امن کے اہم مسئلہ کی طرف مبذول کردی ہے اور ضروری خیال کیا گیا ہے۔ کہ بعض ہندو مسلمان اور سکھ اصحاب کی ایک غیر سرکاری کانفرنس منعقد کر کے غور کیا جائے۔ کہ فرقہ وارانہ فسادات کیونکر رک سکتے ہیں۔ چنانچہ وزیر اعظم کی دعوت پر چند ہندو۔ مسلمان اور سکھ اصحاب کا ۲۶۔ جون کو شملہ میں پہلی دفعہ ایک اجتماع ہوا۔ جس میں حال کے فرقہ وارانہ فسادات کی پر زور مذمت کرنے اور ان فسادات میں ہلاک شدگان و مجروحین۔ اور ان کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرنے کے بعد یہ قرارداد پاس کی گئی ہے۔ کہ:-

”یہ کانفرنس صوبہ میں بحالی امن کے لئے متحدہ کارروائی کرنے کے لئے وزیر اعظم کی اپیل کا خیر مقدم کرتی ہے۔ اور حسب ضرورت پراونشل نمائندہ بورڈوں اور ڈویژنل اور لوکل بورڈوں کے تقرر کی تجویز پر صاد کرتی ہے۔ تاکہ ان بورڈوں کے ذریعہ فرقہ وارانہ کشیدگی کو دور کیا جاسکے“۔

اس میں شک نہیں۔ کہ اس قسم کے بورڈ اگر ایسے اصحاب پر مشتمل ہوں۔ جو پبلک پر اثر رکھنے کے علاوہ امن قائم کرنے کی دلی خواہش بھی رکھتے ہوں۔ اور بغیر رو و رعایت بات کر سکتے ہوں تو ان کی سعی بہت کچھ کارگر ہو سکتی ہے لیکن امن میں خلل پیدا ہونے کے بعد اس کے انسداد کا انتظام کرنے سے زیادہ ضروری امر یہ ہے۔ کہ ان اسباب کی اصلاح کی جائے۔ جو بد امنی پیدا کرنے کا موجب ہیں۔ عام طور پر فرقہ وارانہ فسادات کی وجہ یہ ہوتی ہے۔ کہ ایک دوسرے کے مذہبی جذبات و احساسات کی پروا نہیں کی جاتی۔ اور ایک فریق خواہ مخواہ دوسرے کو چڑانے کے لئے ایسی بات پر اصرار کرتا ہے۔ جس میں اس کا کوئی فائدہ نہیں ہوتا۔ اور بغیر اس کے کہ کسی قسم کا حرج ہو۔ یا کسی مذہبی حکم کی خلاف ورزی ہو۔ اس قدر زور دیا جاتا ہے۔ کہ سر پھٹول تک نوبت پہونچ جاتی ہے:۔

ان حالات میں ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ تحریر و تقریر کے ذریعہ پبلک کو رواداری اور حسن سلوک کی تعلیم دی جائے۔ اور بتایا جائے۔ کہ مذہبی فرائض کی ادائیگی۔ اور مذہبی احکام کی بجا آوری کی ہر ایک کو آزادی ہونی چاہیئے۔ بلکہ جہاں تک ہو سکے انکے لئے آسانی مہیا کرنی چاہیئے۔ مسلمانوں کے لئے رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسوہ سے بڑھ کر اور کیا چیز ہو سکتی ہے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے نجران کے عیسائیوں کو جو کہ آپ کے مکذب بن کر آپ سے بحث کرنے کے لئے آئے تھے۔ اپنی مسجد میں عبادت کرنے کی اجازت دے دی تھی تو ظاہر ہے۔ کہ ایک مسلمان کو غیر مسلموں کے معاملہ میں کس قدر فراخ دل اور وسیع الحوصلہ ہونا چاہیئے۔ لیکن مصیبت یہ ہے۔ کہ ایک طرف تو عام طور پر مسلمان دینی امور سے ناواقف ہیں۔ اور دوسری طرف برادران وطن کا افسوسناک سلوک انہیں مصالحت کی بجائے مقابلہ پر آمادہ کر دیتا ہے:

اسی طرح اگر ہندوؤں۔ اور سکھوں کو بھی تلقین کی جائے۔ کہ وہ ذرا ذرا سی بات پر ضد کر کے لڑائی جھگڑے تک نوبت نہ پہونچا دیا کریں بلکہ حسن سلوک سے پیش آیا کریں۔ تو ان پر بھی بہت کچھ اثر ہو سکتا ہے:

اس سے بھی زیادہ ضروری چیز یہ ہے۔ کہ ہر مذہب و ملت کے لوگوں کے ایسے مشترکہ اجتماع ہوں۔ جن میں لکھے پڑھے لوگ ایک مذہب کے بانی اور پیشوا کی خوبیاں اور اس کے بنی نوع انسان کی بہتری کے متعلق کارنامے سنائیں۔ اس کے متعلق نہایت ہی مؤثر اور نہایت ہی مفید تجویز حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے کئی سال سے یہ جاری فرمائی ہوئی ہے کہ مسلمانوں کی طرف سے تمام ہندوستان میں ایک مقررہ دن سیرت رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ جن میں مسلمانوں کے علاوہ غیر مسلموں سے بھی نہ صرف شمولیت کی درخواست کی جاتی ہے بلکہ یہ بھی کیا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے معزز۔ اور اہل علم اصحاب خود بھی بانی اسلام علیہ الصلوٰۃ والسلام کے سوانح بیان کریں:

اس کے ساتھ ہی آپ کا یہ بھی ارشاد ہے۔ کہ دوسرے مذاہب کے لوگ اگر اپنے مذہبی پیشواؤں کے متعلق اسی قسم کے جلسے منعقد کریں۔ تو مسلمان ان میں شریک ہوں۔ اور احمدی اظہار عقیدت کے لئے بخوشی تیار ہیں:۔

اس تحریک کو ہندوستان کے بڑے بڑے قابل اور سمجھدار لوگ ہندو مسلم اتحاد کے لئے نہایت ہی مفید قرار دے چکے۔ اور حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں ہدیہ مبارکباد پیش کر چکے ہیں۔ کہ آپ نے ایسی عمدہ تحریک فرمائی ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ باوجود ہندو مسلم اتحاد کی ضرورت کا بے حد احساس رکھنے کے۔ اور باوجود آئے دن کے فرقہ وارانہ فسادات سے نالاں ہونے کے اس وقت تک اس تحریک کو اس قدر وسعت نہیں دی گئی۔ جس کی یہ مستحق ہے۔ اگرچہ جماعت احمدیہ سیرت النبی صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جلسے ہر سال منعقد کرتی ہے۔ اور ان میں معزز غیر مسلم اصحاب شامل ہو کر نہایت دلپذیر تقریریں کرتے۔ اور مسلمانوں کے دلی شکریہ کے مستحق ہوتے ہیں۔ لیکن اگر دوسرے مسلمان بھی ایسے جلسوں میں حصہ لیں۔ تو نتیجہ زیادہ شاندار نکل سکتا ہے۔ اور ساتھ ہی اگر ہندوؤں سکھوں اور عیسائیوں کی طرف سے ایسے جلسے منعقد ہوں۔ اور ان میں مسلمان شریک ہو کر اظہار صداقت کریں۔ تو ہم پورے یقین اور وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ کشمکش اور بے مزگی جو اس وقت پائی جاتی ہے۔ دور ہو جائے۔ اور ہر طرف امن کا دور دورہ ہو۔ پنجاب میں قیام امن کے لئے کوشش کرنے والے اصحاب کو چاہیئے۔ کہ اس تجویز کو جو ہر مذہب والوں کے لئے نہایت مفید ہے۔ وسیع کر کے دیکھیں کیسے شاندار نتائج رونما ہوتے ہیں۔ کیونکہ یہ ممکن نہیں۔ کہ جب مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں کے بزرگوں۔ اور پیشواؤں کی عزت اور توقیر ہو۔ اور غیر مسلم اپنے قلوب میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عظمت رکھتے ہوں۔ پھر سال میں کم از کم ایک دو دفعہ ایسے جلسوں میں اکٹھے ہوں۔ جن میں ایک دوسرے کے بزرگوں کے متعلق اظہار عقیدت کریں۔ تو پھر ذرا ذرا سی بات پر لڑنے مرنے کے لئے تیار ہو جائیں:۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیر ملکی اہم واقعات

انگلستان کا مسودہ قانون طلاق اور پادری

۲۴ جون کو دار الامرا میں قانون طلاق میں ترمیم کے مسودہ کی دوسری خواندگی کے موقعہ پر آرچ بشپ آف کنٹربری ڈاکٹر لینگ نے تقریر کرتے ہوئے کہا "طلاق کا موجودہ قانون عملاً ناتسلی بخش ثابت ہؤا ہے۔ اور اس سے بہت سی ایسی قباحتیں پیدا ہوتی ہیں۔ جو نہ صرف شادی کے لئے نقصان رساں ہیں۔ بلکہ اخلاق عامہ کو بھی بگاڑنے والی ہیں۔ اس مسودہ قانون میں اس قسم کی باتوں کا عمدہ علاج موجود ہے۔ اور اگرچہ ممکن ہے کمیٹی سٹیج میں بعض پہلوؤں میں اس کی ترمیم کر دی جائے۔ تاہم میں سمجھتا ہوں۔ کہ یہ گہرے غور و خوض کا مستحق ہے۔ اور میں دیانت کو ملحوظ رکھتے ہوئے اس کی دوسری خواندگی کے خلاف رائے نہیں دے سکتا"۔ لیکن ساتھ ہی یہ بھی کہا کہ:۔

"اس کے برعکس چرچ کا ایک نمایندہ عہدیدار ہونے کی حیثیت سے میرے نزدیک طلاق۔ اور طلاق کے بعد شادی تو یقیناً حضرت مسیح کے پیشکردہ ان اصول کے منافی ہے۔ جو چرچ نے اپنے قوانین اور ضوابط میں تسلیم کئے ہیں۔ بنا بریں میں ایسے قوانین کی تائید کی ذمہ واری نہیں لے سکتا۔ جو اپنی بعض اہم تجاویز میں ان اصول اور معیار (اصول عیسائیت) کے منافی ہیں۔ میں اس مسودہ قانون کے فیصلہ میں کوئی حصہ نہیں لوں گا۔ اور اپنے ہم خیال دوسروں کو بھی مشورہ دیتا ہوں کہ وُہ بھی ایسا ہی کریں"۔

اسی طرح آرچ بشپ آف یارک نے اظہار خیالات کرتے ہوئے کہا۔ "گو میں سمجھتا ہوں کہ اس مسودہ قانون کی ضرورت ہے۔ لیکن میرے خیال میں ایک بشپ کے لئے مناسب نہیں۔ کہ اس کے حق میں ووٹ دے"۔

آرچ بشپ آف کنٹربری اور یارک کے ان بیانات سے ظاہر ہے۔ کہ وہ موجودہ قانون طلاق کو غیر تسلی بخش اور نقصان رساں سمجھتے اور اس میں ترمیم کرنے کے خواہاں ہیں۔ تاکہ وُہ اخلاقی اور معاشرتی خرابیاں جو اس قانون کی وجہ سے ملک میں پیدا ہو چکی ہیں دور ہو جائیں۔ پھر وُہ پارلیمنٹ میں پیشکردہ مسودہ قانون کو بھی لوگوں کے لئے مفید سمجھتے ہیں۔ لیکن ان سب باتوں کے باوجود اس مسودہ کی حمایت کرنے کے لئے تیار نہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ اس مسودہ قانون کی تجاویز عیسائیت کی تعلیم کے خلاف ہیں۔ لہٰذا اس کا مطلب دوسرے الفاظ میں یہ ہے۔ کہ وُہ عیسائیت کی تعلیم کو ناقابل عمل تسلیم کرتے ہوئے اور نقصان دہ پاتے ہوئے اس کے خلاف عملی قدم اٹھانے کی جرأت نہیں رکھتے۔

لامذہب روسیوں کا قرآن کریم میں تصرف

کفر و الحاد کی طاقتوں نے بارہا کوشش کی۔ کہ قرآن کریم کو جو تمام انوار اور تمام روحانی تجلیات کا سرچشمہ ہے محرف و مبدل کر کے دنیا میں خدا تعالےٰ کی حکومت کے قیام کو ناممکن بنا دیں اور اسلام کی صحیح تعلیم کو لوگوں کی نظروں سے اوجھل کر دیں یہ فتنہ مختلف اوقات میں مختلف شکلوں میں نمودار ہؤا۔ اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ شیطانی قوتیں پہلے صحیفوں پر دست تصرف دراز کر کے ان کو ناقابل عمل بنا چکی ہیں وُہ اب بھی چاہتی ہیں۔ کہ قرآن کریم کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک کریں لیکن جس خدا نے قرآن کریم ایسی کامل کتاب کو دنیا کی راہنمائی کے لئے آسمان سے اتارا ہے۔ اس نے اس کی لفظی اور معنوی حفاظت کا بھی ذمہ لے رکھا ہے۔ چنانچہ فرماتا ہے انا نحن نزلنا الذکر وانا لہ لحافظون یعنے ہم نے ہی اس کتاب کو اتارا ہے۔ اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ اور قرآن شریف کا یہ کوئی بلا دلیل دعوے نہیں۔ تیرہ سو سال کا طویل عرصہ ناقابل تردید شہادت پیش کر رہا ہے۔ اور بتا رہا ہے۔ کہ اعدائے صداقت کی انتہائی کوششوں کے باوجود آج تک قرآن کریم میں ایک شوشہ بھی کم یا بیش نہیں ہؤا۔

روس میں جو اس وقت مادیت اور لامذہبیت کا گہوارہ ہے۔ اسلام کے خلاف بعض لوگوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ چنانچہ ایک جرمن اخبار "زیٹنگ" نے روسی ادبیات پر تبصرہ کرتے ہوئے ایک نئی کتاب کا ذکر کیا ہے۔ جو قرآن کریم کی بالشویکی تفسیر ہے۔ اس کتاب کے دیباچہ میں قرآن کریم کو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی تخیلات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ کتاب کے ہر باب میں مادیت اور الحاد کا سبق دیا گیا ہے۔ کتاب کے مصنف کی رائے ہے۔ کہ قرآن کریم کو از سر نو مرتب کر کے آیتوں میں کمی بیشی کی جائے۔ اور پھر اسے روس میں رائج کیا جائے۔ اور اس کے سوا دوسرے تمام قرآنوں کا داخلہ ممنوع قرار دے دیا جائے۔

اگر یہ خبر درست ہے اور اس قسم کی ناپاک حرکت کرنے کی کسی نے جرأت کی۔ تو دنیا نہ صرف اس کی ناکامی و نامرادی دیکھے گی۔ بلکہ اس کے عبرتناک انجام سے بھی کانپ اٹھے گی۔

یورپ کا امن معرضِ خطر میں

مسٹر نیول چیمبرلین وزیر اعظم برطانیہ نے دار العوام میں بین الاقوامی صورت کے متعلق تقریر کرتے ہوئے بالکل بجا کہا۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے باعث یورپ کے امن کو ایک مستقل خطرہ درپیش ہے۔ ظاہر ہے کہ ہسپانیہ میں دو سیاسی نظریے باہم متصادم ہیں۔ اور بیشتر دول یورپ سیاسی تقسیم کے لحاظ سے انہی دو نظریوں میں منقسم ہے۔ جرمنی اور اٹلی فسطائیت کے علمبردار ہیں۔ اور اس لحاظ سے ہسپانیہ کے باغیوں سے پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ روس ہسپانیہ کی اشتراکی حکومت کا حامی ہے۔ اور اس وقت تک یہ ممالک عدم مداخلت کی مساعی کے باوجود ہسپانیہ کے متحاربین کو اسلحہ اور آدمیوں سے امداد بہم پہنچاتے رہے ہیں۔

عدم مداخلت کی تجویز اور سواحل ہسپانیہ کی نگرانی کی سکیم چونکہ اب ناکام ہو چکی ہے۔ اس لئے اب یہ خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ کہ ہسپانیہ کے فریقین ایک دوسرے پر تسلط اور قبضہ حاصل کرنے کے لئے پہلے سے زیادہ اپنے بیرونی حامیوں کی امداد طلب کریں گے۔ اور بیرونی ممالک بھی اپنی ذاتی اغراض کے ماتحت انہیں امداد بہم پہنچانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھیں گے۔

ان حالات میں جیسا کہ وزیر اعظم برطانیہ نے کہا ہے۔ یہ امر بالکل قرین قیاس ہے۔ کہ ہسپانیہ کی خانہ جنگی کے شعلے دوسرے ممالک کو بھی اپنی لپیٹ میں لے آئیں۔ اور تمام یورپ میدان کارزار بن جائے۔ جس میں فسطائی اور اشتراکی قوتیں باہم برسر پیکار ہو کر اپنی تباہی اور ہلاکت کا سامان بہم پہنچائیں۔

450

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تحریک جدید کے ماتحت تبلیغ بیرون ہند

پولینڈ کے اخبارات میں احمدیت کا ذکر

ایک احمدی مجاہد کا پریس کو بیان

خدا تعالےٰ کے فضل و رحم کے ساتھ پولینڈ میں اسلامی دلچسپی بڑھ رہی ہے ملک کے سب سے مشہور اور ہر دلعزیز اخبار KURJER — CZERWONY. کے جس کی روزانہ اشاعت دو لاکھ ہے - ۱۹ مئی ۱۹۳۷ء کے پرچہ میں چودھری حاجی احمد خان صاحب ایاز بی اے - ایل - ایل بی احمدی مجاہد مقیم وارسا کا بیان شائع ہوا ہے - باقی اخباروں نے "مجاہد اسلام کی وارسا میں آمد" کی خبر اسی نامی اخبار سے اخذ کر کے شائع کی ہے اخبار مذکور کے مضمون کا ترجمہ جس میں اس نے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی تصویر بھی شائع کی ہے حسب ذیل ہے :-

عظیم الشان خلیفہ کا نمائندہ وارسا میں

ہم کو اس کو خاموشی اور سکوت کے ان لمحات میں دیکھا - جبکہ شہر وارسا کی پبلک پرے باندھ کر بروز بدھ مارشل کے محل Belvedere کے سامنے تین منٹ کی خاموشی کی رسم ادا کر رہی تھی - سفید پگڑی باندھے - اور ہندوستانی لباس میں ملبوس وہ ہجوم میں نمودار ہوا - اس نظارہ کو دیکھ کر ہم اپنے دل کی اس خواہش کو نہ دبا سکے - کہ اس نامعلوم مہمان سے دریافت تو کریں - کہ آپ کون ہیں اور اس موقعہ پر آپ کا یہاں کیسے آنا ہوا؟

ہمیں اپنے سوالات کا مکمل جواب سننے کا موقعہ دفتر میں ملاقات کے دوران میں ملا :-

شروع ملاقات میں ایک دلچسپ غلط فہمی پیدا ہو گئی - ہمارے دفتر کی انچارج لیڈی نے مصافحہ کے لئے ہاتھ بڑھایا - مگر اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا - اور ذرا شرماتے ہوئے مسکرا دیا - "میں مسلمان ہوں" اس نے کہا - "اور اسلام میں غیر محرم عورتوں سے مصافحہ کرنا منع ہے - ہاں ہم عورتوں کی عزت کرتے ہیں"

ایچ - اے - ایاز خان ہندوستان کی دو یونیورسٹیوں یعنی دہلی اور لاہور سے قانون اور ادب دونوں کے عالم ہونے کی اسناد رکھتے ہیں - اور یہاں ہمارے ملک کی تہذیب و تمدن اور معاشرتی حالات کا مطالعہ کرنے کی غرض سے اسلام کے عظیم الشان خلیفہ کی طرف سے بھیجے گئے ہیں - آپ ایک سال تک وارسا میں قیام کریں گے :-

اسلام کا پیام بر

ایک ایسے کام کے لئے پولینڈ کا آپ کو کیسے خیال آیا - اس کے جواب میں ایاز نے کہا :-

"بات یہ ہے - کہ پولینڈ کی حکومت رواداری کی بڑی خوبی رکھتی ہے - اور بارہ ہزار مسلمانان پولینڈ کی بہتری اور بہبودی کے لئے حکومت ستاون ہزار زلوٹی سالانہ رقم عطا فرمایا کرتی ہے جس سے کہ سترہ اماموں - اور پندرہ موذنوں کو لوازمات زندگی بہم پہونچا کر خدمت دین کے لئے سہولت پیدا کی جاتی ہے - ابھی ابھی یہاں کے مفتی اعظم Dr. Szymkiewicz نے ہندوستان جا کر جماعت احمدیہ کے امام حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز سے قادیان میں ملاقات کا شرف حاصل کیا - اور پولینڈ کے لئے دلچسپی پیدا کی - چنانچہ حضور خلیفہ وقت ایدہ اللہ تعالےٰ نے خاکسار کو پولینڈ جانے کا حکم فرمایا تاکہ اس ملک میں احمدیت پھیلانے کے لئے حالات و امکانات کا جائزہ لے کر احمدیہ جماعتیں قائم کی جائیں"

جب پوچھا گیا - کہ یہ احمدیت کیا ہے؟ تو اس نے جواب دیا :-

"یہ تجدید اسلام کی بڑی مشہور تحریک ہے - جس کی ابتدا ۱۸۹۰ء میں ہندوستان کے مسلمانوں میں ہوئی اس جماعت کے بانی حضرت احمد نبی آخر الزمان (علیہ الصلوٰۃ والسلام) ہیں - جن کی آمد کی پیشگوئی تمام اقوام کے موعود کے طور پر تمام مقدس کتابوں میں پائی جاتی ہے - آنحضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ۱۹۰۸ء میں وصال پایا - اور آج کل آنحضور کے کام کو موجودہ خلیفہ حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب جاری رکھتے ہوئے جماعت احمدیہ کی راہنمائی فرما رہے ہیں - اس جماعت کا مرکز ہندوستان کے قصبہ قادیان میں ہے - جہاں سے کہ اشاعت اسلام کے لئے دنیا کے تمام ممالک میں مبلغ بھیجے جاتے ہیں - ان کا نصب العین یہ ہے - کہ دنیا میں امن قائم کریں - اور تمام اقوام کو واحد برادری میں داخل کریں - تاکہ روحانیت کا مادیت پر غلبہ ہو"

اگرچہ ایچ - اے - ایاز خان کو ہمارے ملک میں آئے - بہت ہی معمولی عرصہ ہوا ہے - لیکن پولینڈ کے علم ادب و تاریخ کے متعلق اس کا مطالعہ نہایت وسیع معلوم ہوتا ہے - اور حقیقی طور پر اس نے سنجیدگی کے ساتھ اپنے مشن کو کامیاب بنانے کے لئے مکمل تیاری کی ہوئی ہے - چونکہ وہ آٹھ غیر ملکی زبانیں جانتا ہے - اس وجہ سے ہر عمدہ تصنیف جس کا ترجمہ غیر زبان میں ہوا ہے - اس نے اس کا گہرا علم حاصل کیا ہے - چنانچہ ہمارے مشہور شاعر مسکووچ کی تصنیف "Dziady" نے خاص طور پر اس پر اثر کیا -

مسٹر ایاز خان صاحب بہت سی اسلامی اخباروں کے نمائندے بھی ہیں -

"میں پولینڈ کے متعلق حالات و رپورٹیں شائع کراؤں گا"

اس نے کہا "اور عرب - ہندوستان افریقہ - اور امریکہ کے لوگوں تک یہ مضامین پہونچیں گے - ہماری جماعت کے قبضہ میں بہت سے اخبارات ہیں جن کے ذریعہ تمام دنیا میں اسلام کی تبلیغ کی جاتی ہے - اور اسلام کے متبعین کو علم ہونا چاہیئے - کہ یورپ میں بھی ایک متمدن قوم ہے - جو باوجود عیسائیت کی پرانی روایات رکھنے کے اپنے نو وارد مسلمانوں سے برادرانہ اور مساوی سلوک کر رہی ہے"

جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کی قرارداد

جماعت احمدیہ حیدرآباد سندھ کا غیر معمولی اجلاس عطاء اللہ بخاری کی ان امن شکن تقاریر کے خلاف سخت پروٹسٹ کرتا ہے - جو اس نے ۱۳ و ۱۹ - جون کو بمقام روہڑی و سکھر کیں - اور جن میں بانی سلسلہ احمدیہ علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضور کے موجودہ خلیفہ سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب پر ناپاک اتہامات لگا کر جماعت احمدیہ کے مذہبی جذبات کو بری طرح مجروح کیا - نیز قرار پایا - کہ اس ریزولیوشن کی نقول گورنر صاحب بہادر کراچی صوبہ سندھ - کلکٹر صاحب حیدرآباد سندھ کو بھیجی جائیں -

تار نگار

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دُنیا میں احمدیت کی پیاسی روحیں

احمدی نوجوانوں کو چاہیئے تبلیغِ اسلام کے لئے دُنیا میں پھیل جائیں

کوئی قوم اس وقت تک بام ترقی پر نہیں پہونچ سکتی۔ جب تک کہ اس میں ایسے اولوالعزم فرزند پیدا نہ ہوں۔ جو اپنی تمام خواہشات کو مٹا کر اور اپنے عزیز و اقارب کی محبت کو یکسر فراموش کر کے محض اس مقصد کے پورا کرنے کے قابلِ تعریف جذبہ سے سرشار ہو کر جس پر اس قوم کی بنیاد رکھی گئی ہو۔ خدا تعالےٰ کی وسیع سرزمین میں نکل جائیں۔ اسلام کے اولین دور میں جس سرعت کے ساتھ عرب کے بادیہ نشین ملت مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے ادیانِ عالم کے علم سرنگوں کرتے ہوئے کرۂ ارض کے انتہائی کناروں تک نکل گئے۔ اس کا راز اسی حقیقت میں مضمر تھا۔ کہ انہوں نے اسلام کی ترقی و اشاعت کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دینا چاہا۔ کیونکہ اسلام اور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا عشق اس حد تک ان کے رگ و پے میں سرایت کر چکا تھا۔ کہ وہ دیوانہ وار اپنے وطن عزیز سے اس عزم اور اس ارادہ کے ساتھ نکل کھڑے ہوئے کہ اس وقت تک چین نہ لینگے۔ جبتک اسلامی علم ہر ملک اور ہر قوم کے قلعوں پر لہلہاتا ہؤا نظر نہ آجائے گا۔ یہی وجہ تھی۔ کہ ان کے اس عزم اور ارادہ کے آگے نہ سینکڑوں میل تپتے ہوئے صحرا روک بن سکے اور نہ سمندر کی تلاطم خیز موجیں انکے پائے استقلال کو ذرا بھی لغزش دے سکیں۔ جب تک یہی جذبہ فرزندانِ احمدیت میں کارفرما نہیں ہوگا جب تک ہم بھی قرونِ اولےٰ کے ان جانبازان اسلام کے استقلال اور نہ بدلنے والے عزم کو اپنے لئے مشعلِ راہ بنائیں گے۔ اس وقت تک ناممکن ہے کہ ہم سیدنا حضرت احمد علیہ السلام کی عظیم الشان بشارتوں کو اپنی آنکھوں کے سامنے پورا ہوتا دیکھ سکیں۔ دنیا آج زندگی کے ہر ہر شعبہ میں آسمانی ہدایت کی محتاج ہو رہی ہے۔ نہ اشتراکیت دنیا کی مشکلات کا حقیقی علاج بن سکی ہے نہ فسطائیت دنیا کو مطمئن کر سکتی ہے۔ کفرستان یورپ جو آج سے کچھ عرصہ قبل اپنی تہذیب اور تمدن پر ناز کرتا ہؤا مذہب اور خدا کی ہستی کو خاطر تک میں نہیں لاتا تھا۔ اپنی کمزوریوں سے لاچار ہو کر پھر مذہب کی طرف راغب ہو رہا ہے۔ پرستاران تثلیث جو حضرت احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت سے قبل دنیائے اسلام پر نہائت خوفناک طریق سے چھائے جا رہے تھے۔ اور اسلام کی مقدس تعلیمات کو نہائت گھناؤنے طریق سے دنیا کے سامنے پیش کر رہے تھے۔ آج اسلامی احکام کی حقانیت کو عملاً تسلیم کرنے پر مجبور ہو رہے ہیں۔ علاوہ ازیں دنیا کے مختلف مذاہب کے متبعین اپنے عقائد کے مطابق ایک ایسے آسمانی مصلح اعظم کے منتظر بیٹھے ہیں۔ جو مئے سرے سے کائناتِ عالم کو لامذہبیت کے اٹھتے ہوئے طوفان سے پاک و صاف کر کے اللہ تعالےٰ کے نور کی تابناک تجلیوں سے منور کر دے۔ غرض خدائے قدوس محض اپنے فضل و کرم سے اس وسیع کرۂ ارض پر بسنے والی ہر قوم اور ہر ملت کی سعید الفطرت روحوں کو اسلام کی طرف راغب کر رہا ہے۔ تا جب احمدی مجاہدین کے ذریعہ خدا کی قرنا کی آواز ان کے کانوں میں پڑے۔ تو ان کے سر دیوانہ وار اپنے رب حقیقی کی آواز کو پہچان کر آستانہ رب العزت کے سامنے جھک جائیں۔ اللہ تعالےٰ جن مخفی ذرائع سے دور دراز ممالک میں بسنے والے لوگوں کے دلوں میں احمدیت کی صداقت کا الہام کر رہا ہے۔ اور جس بے تابی کے ساتھ اکناف عالم میں پیغام احمدیت کا انتظار ہو رہا ہے۔ اس کا کسی قدر اندازہ لگانے کے لئے ذیل میں ایک معزز غیر احمدی خان بہادر شیر جنگ صاحب افسر محکمہ سروے آف انڈیا کے حالاتِ سفر میں سے چند اقتباسات پیش کئے جاتے ہیں۔

خان بہادر شیر جنگ صاحب اپنے سفر ابی سینیا کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "۱۹۰۲ء میں میرا جانا ابی سینیا ملک حبش کو ہؤا۔ اس سفر میں شاہ منیک کو دیکھا۔ آدھ گھنٹہ تک میں ان کے تخت کے پاس کھڑا رہا۔ اس وقت میں جوان تھا۔ اور میں نے زریں لنگی سر پر باندھی ہوئی تھی۔ اس وقت شاہ منیک کے پاس ایک چھوٹا سا کتا تھا۔ اور ننگے سر تخت پر بیٹھا تھا یہ لوگ پرانے عیسائی مذہب کے ہیں۔ حبش میں مسلمان بھی ہیں۔ مگر مذہب سے بے خبر۔ اس کے بعد ہمارا سفر جنگلیوں میں رہا۔ جو اکثر ننگے رہتے ہیں جب ہم جنگلی قطعے میں پہونچے۔ تو وہاں کے سردار کا بھائی شاہ کے حکم سے ہم لوگوں کی مدد کے واسطے پہونچا۔ یہ بہت دن ہمراہ رہا۔ یہ بھی لامذہب تھا۔ میں نے اس کو بذریعہ ترجمان کہا کہ سردار گلگا، تم لوگ کیوں ایک مذہب اختیار نہیں کرتے۔ اس نے کہا۔ کہ ہمارے بزرگوں سے یہ بات چلی آئی ہے۔ کہ ہمارا پیشوا بہت خوبصورت تھا اس نے ہم کو ایک کتاب دی تھی۔ مگر اس کو ایک گائے کھا گئی۔ اس دن سے ہمارا دستور ہے۔ کہ جب دوسرے کو گائے دیتے ہیں۔ تو اسے یہ تاکید کر دیتے ہیں۔ کہ جب اسکو مار دیا جائے یا خود مرے تو اسکا شکم ضرور چاک کر کے دیکھنا اور کتاب تلاش کرنا۔ لیکن ابھی تک ہمیں یہ کتاب نہیں ملی۔ مگر ہمارے پیشوا نے ہمکو کہدیا تھا۔ کہ اگر تم سے کتاب گم ہو جائے تو ہراساں نہ ہونا اور شمال مشرق کی طرف سردار نے ہاتھ اٹھایا اور کہا کہ ہمارے پیشوا نے بتایا تھا۔ کہ اس طرف ایک شہر قودی ہے۔ جو بہت دور ہے اور یہ کتاب وہاں سے مل جائے گی وہاں سے شمال مشرق میں ہندوستان ہی ہے میں نے کہا کہ تم لوگ جاؤ اور قودی شہر کی تلاش کرو۔ اس نے کہا کہ ہمارے بزرگوں کو معلوم ہؤا ہے۔ کہ قودی بہت دُور ہے اور راستہ میں سمندر ہے۔ اس لئے ہم وہاں تک نہیں پہونچ سکتے وہاں کے ہادی کے آدمی خود ہمارے پاس آئیں گے۔ اور سب پتہ بتائیں گے۔ اس وقت تو خیال نہ آیا۔ لیکن بعد میں مجھے خیال ہؤا کہ غالباً قودی سے مراد قادیان ہی ہے"

تبت کے سفر کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں "لاسہ شہر میں مسلمان بھی ملے جنہوں نے بہت اظہار محبت کیا۔ یہ لوگ تاجر ہیں انکی تجارت چین اور کشمیر سے ہے چینی مسلمان بھی ہم سے ملے۔ ایک روز انہوں نے ہم سے حضرت مرزا احمد رحمۃ اللہ علیہ کی نسبت بھی دریافت کیا۔ میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ انکا کیا مذہب ہے۔ البتہ ہمارے علماء تو انکو گالیاں دیتے اور کافر کہتے ہیں۔ ایک چینی کپتان نے بار بار حضرت احمد رحمۃ اللہ علیہ کی عمر، علم خاندان اور دعوٰی کے متعلق دریافت کیا لیکن میں نے اور بھی بدمزاجی سے جواب دیا کہ کیوں بار بار ان کا ذکر کرتے ہو۔ وہ تو امام مہدی اور مسیح ہونے کا دعویدار ہے یہ کپتان بہت ہنسا اور کہنے لگا۔ کہ

451
Digitized by Khilafat Library Rabwah

شیر جنگ میں جانتا تھا۔ کہ آپ بہت جہاندیدہ آدمی ہیں۔ لیکن اب معلوم ہوا کہ مرض تعصب میں مبتلا ہیں۔ کیا میرے اس سوال کا جواب دوگے۔ کہ امام مہدی جب آئیگا۔ تو انسانی صورت رکھتا ہوگا یا کوئی اور۔

خلیج فارس کے سفر کے ذکر میں لکھتے ہیں "ایک دن ایک نورانی شکل کا شخص میرے پاس بیٹھ گیا۔ اور ترجمان کے ذریعہ مجھ سے پوچھا۔ کہ تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ میں نے کہا افغانستان کا۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹا سا رسالہ بھی تھا۔ اس نے کہا کہ کیا تم نے احمد مرزا کو دیکھا ہے۔ میں نے کہا میں نے تو نہیں دیکھا وہ مجھ سے بہت دور رہتے ہیں۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ میں عربی کا عالم ہوں۔ لیکن جیسی کلام اس رسالے میں مرزا احمد نے لکھی ہے۔ وہ کسی کی طاقت میں نہیں کہ لکھے۔ بلکہ خدا کی طرف سے خاص مدد اور نصرت سے لکھی گئی ہے۔ میں نے عرب کے بڑے بڑے عالموں کا کلام پڑھا ہے لیکن ایسا کلام اور ایسی تاثیر نہیں دیکھی میرے پاس نہ تو اتنی دولت ہے۔ اور نہ ہندی زبان سے آشنا ہوں اور میری ضعیف والدہ بھی جانے کی اجازت نہ دے گی۔ ورنہ میں ضرور انکی خدمت میں حاضر ہوتا۔ اگر خدا نے توفیق دی تو ارادہ ہے کہ ان کی زیارت کروں"

"۱۹۰۶ء و ۱۹۰۷ء میں میں پھر ایران گیا۔ بندر عباس سیستان کرمان وغیرہ کا سفر کیا۔ اس سفر میں شیراز کے لوگوں نے بہت احمدی جماعت کی نسبت دریافت کیا۔ مگر افسوس کہ میں ناواقفیت کیوجہ سے پورا پورا جواب نہ دے سکا"

۱۹۰۹ء اور ۱۹۱۰ء میں واڈی کورم افغانستان میں میرا سفر ہوا۔ قریب گاؤں میں قوم منگل خیمہ زن تھی۔ ایک رات کو ایک منگل وحشی آیا۔ اور مجھ سے پوچھنے لگا۔ کہ تم احمدی ہو یا نہیں۔ میں نے خیال کیا کہ کہیں احمدی سمجھکر مار نہ دے اس لئے کہا کہ نہیں۔ تو اس نے کہا کہ ڈرو نہیں میں اور میرے گاؤں کے اکثر لوگ احمدی ہیں۔ میں نے اس سے دریافت کیا۔ کہ تم کیسے احمدی ہوئے۔ اس نے غالباً ایک سید کا نام لیا۔ اور کہا۔ کہ اس نے تبلیغ کی۔ اور اس کو سنگسار کیا گیا تھا۔

خان بہادر شیر جنگ صاحب نے یہ حالات منصوری کے ایک احمدی بھائی سید عبدالحی صاحب سے بیان کئے تھے۔ جو بعد میں ان سے لکھوا کر الفضل میں شائع کئے گئے تھے۔ اور جنہیں اب میں احمدی نوجوانوں کی یاددہانی کے لئے پھر پیش کر رہا ہوں۔ ان سے ظاہر ہے۔ کہ خدا تعالےٰ نے ہر جگہ اور ہر ملک میں ایسی سعید روحیں رکھی ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کا نہایت بے تابی سے انتظار کر رہی ہیں۔ اور اس بات کی خواہشمند ہیں۔ کہ انہیں احمدیت سے آگاہ کیا جائے۔ اب یہ کام احمدی نوجوانوں کا ہے۔ کہ وہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہٖ کی آواز پر لبیک کہتے ہوئے دنیا میں پھیل جائیں۔

خاکسار۔ خورشید احمد بھاٹی گیٹ لاہور

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کی دعا کا معجزانہ اثر

۱۹۳۴ء میں عاجز عثمانیہ جنرل ہسپتال حیدرآباد دکن میں زیر علاج تھا ضلع ورنگل کا رہنے والا غلام حیدر نامی ایک مریض میرے زیر تبلیغ تھا۔ اس شخص نے تین سال سے ایک پھوڑے میں مبتلا ہو کر کئی شفاخانوں سے علاج کرایا اور اب مایوس ہو کر یہ ہسپتال بھی چھوڑنے کا ارادہ کر چکا تھا کہ خاکسار نے اس کی حالت پر رحم کھا کر کہا کہ صبر کرو کچھ دن اور یہاں رہو۔ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالےٰ کی خدمت میں تمہارے لئے دعا کی درخواست کرتا ہوں۔ عاجز کا یہ ہمدردانہ کلام سنکر اس نے جانیکا ارادہ ترک کر دیا میں نے حضور کی خدمت میں دعا کیلئے خط لکھا تو جواب آیا کہ دعا کی گئی ہے۔ میرا خط لکھنا تھا کہ ڈاکٹروں کی خاص توجہ اسکی طرف مبذول ہوگئی۔ انہی ایام میں ایک خاص ضرورت کے ماتحت ایک شخص کے جسم کا کٹا ہوا چمڑا اسکے زخم پر چپکا دیا گیا۔ آخر وہ پندرہ دن کے اندر تندرست م

مسلمانانِ کشمیر پھر مشکلات و مصائب میں

مسلمانان کشمیر پر ایک دفعہ پھر مصائب کی گھنگھور گھٹائیں چھا رہی ہیں۔ اور خدشہ ہے۔ کہ ۱۹۳۱ء کی طرح انہیں قید و بند اور گولیوں کا نشانہ نہ بننا پڑے جیسا کہ سب کو معلوم ہے۔ گذشتہ دنوں ایک کشمیری پنڈت شو نرائن غوطہ دار نے ایک جلسہ میں تقریر کرتے ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کی اور اس تقریر کے الفاظ اخبار مارتنڈ میں شائع ہوئے۔ اس پر مسلمانوں میں ہیجان برپا ہو گیا۔ اظہار رنج والم کے لئے مسلمانوں نے ایک جلوس نکالنے کا انتظام کیا۔ جس وقت جلوس امیراکدل میں پہنچا۔ تو سکھوں نے گوردوارہ کی چھت پر سے اس پر پتھر پھینکے۔ جس سے مسلمان کافی تعداد میں زخمی ہوئے۔ ممکن تھا۔ کہ مسلمان سکھوں کو ان کی اس حرکت کا مزا چکھا دیتے۔ لیکن ان کے رہنماؤں نے بڑی مشکل سے انہیں قابو میں رکھا۔

لیکن حیرت ہے۔ کہ اس کے بعد گرفتاریاں بھی مسلمانوں کی ہوئیں اور سکھوں کو کسی نے پوچھا تک نہیں کہ تمہارے منہ میں کتنے دانت ہیں۔

عوام کا شبہ ہے۔ کہ ہندو افسروں نے سکھ ملزموں کو پنجاب بھاگ جانے میں پوری مدد دی ہے۔

اس موقع پر شیخ محمد عبداللہ صاحب بالکل خاموش ہیں۔ اور مسلمان سخت پریشان ہیں۔ شیخ صاحب کے اس طریق عمل سے پبلک میں سخت ہیجان برپا ہے۔ چونکہ شیخ صاحب نیشلسٹ ہو چکے ہیں۔ اس لئے ستم رسیدہ مسلمانوں کی امداد کرنا اور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی توہین کا ارتکاب کرنے والوں سے باز پرس کی جرأت نہیں کرتے۔

اس موقعہ پر سرینگر کے اسلامی اخبار اصلاح نے بڑی جرأت دکھائی اور دھرم شاستر اور ویدوں کے حوالوں سے ثابت کر دیا ہے۔ کہ پراچین زمانہ میں بھی گاؤ کشی ہوتی تھی یہ پرچہ شہر سرینگر میں سینکڑوں کی تعداد میں دو گھنٹے کے اندر اندر بک گیا۔ مانگ اس قدر زیادہ تھی۔ کہ اصلاح کے کارکنوں کو دروازے بند کر کے پرچہ پوسٹ کرنے کے لئے پیک کرنا پڑا۔ لوگ ایک ایک پرچہ کے لئے دو دو تین تین روپیہ دینے کے لئے تیار تھے۔ لیکن پرچوں کی عدم موجودگی کے باعث کارکنان اصلاح ان کی خواہش پوری کرنے سے معذور رہے۔

یہ مجاہد پرچہ پہلے بھی توہینہ تک گورنمنٹ کی بلیک لسٹ پر رہ چکا ہے اب پھر ہندو اس کے خلاف شور برپا کر رہے ہیں۔ حالانکہ ان مضامین میں خلاف قانون کوئی بات نہیں۔ اصلاح کے اس جرأت آمیز جہاد پر جامع مسجد کے جلسوں میں اصلاح زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

بیرونی مسلمانوں کا فرض ہے۔ کہ اس مصیبت کی حالت میں وہ مسلمانان کشمیر کی ہر رنگ میں مدد کریں۔ باہر کا ہندو پریس کشمیر کے مسلمانوں کے خلاف سخت شور برپا کر رہا ہے۔ لیکن افسوس مسلمانان کشمیر نے ابھی تک اپنے صحیح حالات اسلامی پریس کو بہم پہنچانے کا کوئی انتظام نہیں کیا

(نامہ نگار)

سرینگر میں پولیس نے گولی چلادی

سرینگر ۲۶ جون۔ اطلاع مظہر ہے کہ میر واعظ میر یوسف شاہ پارٹی نے دفعہ ۱۴۴ کی خلاف ورزی کر کے شہر میں جلوس نکالا اور پولیس اور جلوس والوں میں تصادم ہوگیا جس میں پولیس کے ساٹھ آدمی زخمی ہوئے۔ وہ ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ دو کی حالت مخدوش ہے۔ اور دو مفقود الخبر ہیں۔ پولیس نے ہجوم کو منتشر کرنے کیلئے پہلے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

قرضہ کے مصالحتی بورڈوں میں اضافہ کی تجویز

پنجاب اسمبلی میں منظور ہو گئی

شملہ ۲۵ جون - آج پنجاب اسمبلی میں غیر سرکاری ریزولیوشنوں پر بحث ہوئی - سوالات کے وقت کے اختتام پر جناب پیر اکبر علی صاحب احمدی نے پنجاب قرضہ کے مصالحتی بورڈوں کے اضافہ کرنے سے متعلق ایک ریزولیوشن پیش کرتے ہوئے اردو زبان میں تقریر شروع کی -

ڈاکٹر عالم نے سوال اٹھایا کہ محرک کو ہائیکورٹ کا ایڈووکیٹ ہونے کی وجہ سے انگریزی میں تقریر کرنی چاہیئے

پریذیڈنٹ :- کیا آنریبل ممبر بی - اے ایل ایل بی اور ہائیکورٹ کے ایڈووکیٹ ہیں؟ (قہقہہ)

پیر اکبر علی صاحب نے مثبت میں جواب دیتے ہوئے کہا - کہ اپنی زبان بولنے کا مجھے پیدائشی حق ہے - نیز اس کا مقصد یہ ہے - کہ ہاؤس کے ممبروں کی اکثریت جو انگریزی نہیں جانتی کارروائی کو سمجھ سکے - (تالیاں)

پریذیڈنٹ :- آرڈر - آرڈر گورنمنٹ آف انڈیا ایکٹ کا مفہوم اس بارے میں واضح ہے - میں کچھ نہیں کر سکتا - آنریبل ممبر کو انگریزی میں تقریر کرنی چاہیئے -

اس کے بعد جناب پیر اکبر علی صاحب نے انگریزی میں تقریر کرتے ہوئے کہا کہ ہر ایک ضلع میں کم از کم ایک مصالحتی بورڈ ہونا چاہیئے - اور فیروز پور اور میانوال جیسے ضلعوں میں تو ایسے بورڈوں کا وجود نہایت ضروری ہے - آپ نے تجویز کی کہ بورڈ کے ممبروں کی تنخواہوں کو نصف کر دینا چاہیئے - تا کہ کسی قسم کے اخراجات کے بغیر بورڈوں کی تعداد دوچند کی جا سکے

سردار کرتار سنگھ نے گورمکھی میں تقریر کرتے ہوئے ایک ایسے قانون کی منظوری کے لیے سفارش کی جس سے قرضوں کو بالکل محو کر دیا جا سکے -

سر گوکل چند نارنگ کی مخالفت

ڈاکٹر سر گوکل چند نارنگ نے شدید مخالفت کرتے ہوئے کہا - کہ تجربہ سے معلوم ہوتا ہے - کہ قرضہ کے مصالحتی بورڈ جنہیں ایکٹ کے ماتحت قائم کیا گیا ہے - دونوں پارٹیوں سے منصفانہ سلوک کرنے میں ناقابل ثابت ہوئے ہیں - عام طور پر دیکھا جاتا ہے - کہ مصالحتی بورڈوں میں زیادہ تر مقروضوں سے ہمدردی کا اظہار کیا جاتا ہے - اور اس امر کا خیال نہیں رکھا جاتا - کہ دوسری پارٹی بھی ہمدردی کی مستحق ہے

مصالحتی بورڈوں کی مخالفت

سر گوکل چند نارنگ نے ایک ضلع کی ایک ہندو مجلس کا شائع کردہ اعلان پڑھا جس میں مصالحتی بورڈ کے خلاف آواز اٹھائی گئی تھی -

نواب مظفر خان نے اعتراض کرتے ہوئے کہا - کہ ایک گمنام مجلس کے الزام کا اقتباس کچھ وقعت نہیں رکھتا -

سپیکر نے سر گوکل چند کو کہا - کہ جب تک آپ اس کی ذمہ داری نہیں لیتے مضمون نہ پڑھیں -

سر گوکل چند نے جواب دیا - کہ پمفلٹ ہر ہندو ممبر بلکہ غالباً وزیر اعظم اور دوسرے وزراء کے نام بھی بھیجا جا چکا ہے -

سپیکر :- صرف شائع کرنے یا تقسیم کرنے سے کوئی خبر موثق نہیں بن سکتی -

سر گوکل چند :- یہ ایک ایسی مجلس کی طرف سے شائع ہوا ہے - جس کا سراغ لگایا جا سکتا ہے -

وزیر اعظم :- کیا یہ کوئی رجسٹری شدہ مجلس ہے؟

سر گوکل چند :- اس کا کیا مطلب؟ کیا یونینسٹ پارٹی رجسٹری شدہ مجلس ہے؟ (قہقہہ) مزید بحث کے بعد سر گوکل چند نارنگ نے الزامات کی ذمہ داری لی جنہیں وہ ہاؤس میں پیش کر رہے تھے -

وزیر اعظم :- آنریبل ممبر ہاؤس میں جو کچھ بیان کریں - اس سے وہ قانونی تعزیر سے بری ہیں -

سپیکر :- چونکہ آنریبل ممبر نے ذمہ داری لے لی ہے - لہذا اب جو بھی چاہیں کہہ سکتے ہیں -

ڈاکٹر گوکل چند نارنگ نے ایک مصالحتی بورڈ کے خلاف چند الزامات عاید کئے اور کہا - کہ جس وقت تک مصالحتی بورڈوں کی موثر نگرانی کا انتظام نہ کیا جائے ایکٹ میں توسیع نہیں کرنی چاہیئے -

راجہ نریندرا ناتھ نے مصالحتی بورڈوں کی صحیح کارروائی کے لئے چند تجویزیں پیش کیں - آپ نے کہا - کہ ڈپٹی کمشنروں کو اختیار دے دینا چاہیئے - کہ وہ بورڈوں کے فائیل دیکھ کر اطمینان حاصل کر لیا کریں - کہ بورڈ فی الواقع انصاف کر رہے ہیں

ڈاکٹر گوپی چند بھارگو نے کانگرس پارٹی کی طرف سے یقین دلایا - کہ کانگرس پارٹی ہر ایسے اقدام کے لئے امداد دینے کو تیار ہے - جس سے ہر پارٹی کو انصاف کی امید ہو -

میسرز حنیف محمد اور رپیر لال بادشاہ نے ریزولیوشن کی تائید کی -

ملک برکت علی نے امید ظاہر کی کہ یونینسٹ گورنمنٹ مصالحتی بورڈوں کو ہر ضلع تک پہنچانے میں پوری کوشش کرے گی -

مسٹر سی راے نے ریزولیوشن کی مخالفت کرتے ہوئے کہا - کہ دنیا قرض خواہ کو بہت بری نظروں سے دیکھتی ہے

وزیر اعظم نے بحث کا جواب دیتے ہوئے - سر گوکل چند نارنگ کے عائد کردہ اعتراضات کی طرف اشارہ کیا اور کہا کہ میں نے پمفلٹ کے اعتراضات کے متعلق تحقیقات کی تھی مگر معلوم ہوا ہے - کہ اس کے عاید کردہ الزامات بالکل بے بنیاد ہیں - متعلقہ افسروں اور کمشنر نے سفارش کی تھی - کہ پمفلٹ شائع کرنے والوں کے خلاف مقدمہ چلایا جائے یا پمفلٹ کو ضبط قرار دیا جائے - اس کی وجہ یہ ہے - کہ اس میں توہین آمیز الفاظ درج ہیں - مگر حکومت شدید اقدامات اختیار کرنے کی مخالف ہے - اگر سر گوکل چند نارنگ اپنے الزامات پر اصرار کرتے رہے - تو مجھے اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑے گی

آپ نے مصالحتی بورڈوں کی کارروائی سے متعلق اعداد و شمار پیش کئے - اور کہا کہ عام لوگوں کی سفارش کے پیش نظر میں بورڈوں کی صحیح کارروائی کے لئے مزید ہدایات جاری کروں گا -

آپ نے بیان کے خاتمہ پر کہا - کہ جس طرح دیانتدار ساہوکار مل سکتے ہیں - اسی طرح دنیا میں دیانتدار اور بد دیانت مقروض بھی موجود ہیں -

حکومت چاہتی ہے - کہ بد دیانت ساہوکاروں اور بد دیانت مقروضوں کا خاتمہ ہو جائے -

آخر جناب پیر اکبر علی صاحب کا ریزولیوشن کثرت آراء سے منظور ہو گیا اس ریزولیوشن کا مقصد یہ ہے - کہ پنجاب میں مصالحتی بورڈوں کی تعداد بڑھائی جائے

وزیرستان کی شورش کے متعلق

گورنمنٹ کا تازہ اعلان

شملہ ۲۶ جون - گورنمنٹ کا ایک اعلان مظہر ہے - ۲۴ اور ۲۵ جون کی درمیانی شب کورزنک کے نزدیک فوجی پکٹ پر کمین گاہوں سے گولیاں چلائی گئیں - کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہ ہوا - اسی رات کو سپنوام کے نزدیک ٹیلیفون کے تار کاٹ دیئے گئے اور پل کو توڑ دیا گیا - ۲۵ جون کو رزمک اور بنوں بریگیڈ ساؤتھ وزیرستان سکاؤٹس کے ساتھ ٹوردام سے روانہ ہو کر جیلا دیشی روڈ پر پہنچے - قبائل کی چھوٹی چھوٹی پارٹیوں نے مزاحمت کی - لیکن کوئی باقاعدہ لڑائی نہ ہوئی آخر کار فوجی ٹوردام واپس آ گئے کوئی شخص ہلاک یا زخمی نہیں ہوا - رانا بریگیڈ ۲۵ جون کو کھارا دکائی میں رہا -

گورنمنٹ کی تازہ فوج کشی اور پولیٹیکل دباؤ کی وجہ سے ایک کے سوا تمام اغوا شدہ ہندوؤں کو رہا کر دیا گیا ہے - ۲۳ مئی کے بعد جب کہ بجوڑی میں قبائلی ڈاکوؤں نے ایک ہندو عورت اور ...

[illegible]

452

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ایک فتنہ انگیز احراری ملاّ کی گت

کچھ عرصہ ہوا ہے۔ کہ قصبہ سرائے عالمگیر ضلع گجرات کے چیدہ اور سلیم الفطرت مسلمانوں نے ایک اجلاس کیا۔ جس میں امیر جماعت احمدیہ سرائے عالمگیر اور دوسرے احمدیوں کو بھی شمولیت کی دعوت دی۔ اس جلسہ میں یہ متفقہ طور فیصلہ کیا گیا۔ کہ ہم تمام آپس میں بھائی بھائی ہیں ہمیں آپس میں عقائد کے اختلاف کی وجہ سے اسلام کو کمزور نہیں کرنا چاہیئے بلکہ جملہ فرقوں کو متحد ہو کر معاندین اسلام کے لئے ایک آہنی دیوار بن جانا چاہیئے آخر بالاتفاق یہ فیصلہ ہوا۔ کہ امیر جماعت احمدیہ اس "انجمن مسلم اتحاد سرائے عالمگیر" کے پریذیڈنٹ ہوں۔ اس کے بعد باقی عہدیدار بھی چنے گئے۔ پھر یہ انتظام کیا گیا۔ کہ ہر جمعرات کو ایک جلسہ ہوا کرے۔ جس میں تعلیم اسلام اور سیرۃ نبوی اور فضائل قرآن شریف پر تقاریر ہوں۔ اس طرح نہایت شاندار جلسے اور جلوس ہوتے رہے اور ہو رہے ہیں۔ مگر ساتھ ہی چند حاسد اور فتنہ پرداز مخالفت پر کمربستہ ہو گئے ہیں۔ انہوں نے انتہائی کوششیں کیں۔ کہ کسی طرح یہ اتحاد ٹوٹ جائے مگر ان کی کچھ پیش نہیں گئی۔

انہی چند شرارت پسند آدمیوں نے ایک احراری ملاّ کو بلا کر ۳۰ ؍ جون ۱۹۳۶ء کی شب اس سے تقریر کرائی جس میں اس نے جماعت احمدیہ اور اس کے مقدس بانی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خلاف نہایت اشتعال انگیز بیہودہ سرائیاں کیں۔ جن کو نقل کرنے کی شرافت اجازت نہیں دیتی۔ اس سے اس کی غرض تو یہ تھی۔ کہ احمدیوں کے خلاف عوام کو بھڑکائے۔ مگر ہوا یہ کہ سمجھدار احباب نے اس کی خوب گت بنائی۔ اور آخر قصبہ سے نکال دیا۔ ملاّ نے معافی بھی مانگی مگر کچھ اثر نہ ہوا۔ قابل ذکر بات یہ ہے۔ کہ ایک طرف ملا مذکور جس کا نام صادق حسین ملتانی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے خلاف بدزبانی کرتا رہا اور دوسری طرف حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مشہور و معروف نظم کے حسب ذیل تین شعر باواز بلند خوش الحانی کے ساتھ پڑھتا رہا۔

جمال و حسنِ قرآں نور جان ہر مسلماں ہے
قمر ہے چاند اوروں کا ہمارا چاند قرآں ہے
نظیر اس کی نہیں جمتی نظر میں فکر کر دیکھا
بھلا کیونکر نہ ہو یکتا کلام پاک رحماں ہے
ہمیں کچھ کیں نہیں بھائیو نصیحت ہے غریبانہ
کوئی جو پاک دل ہووے دل و جاں اس پہ قرباں ہے

غرض انجمن مسلم اتحاد سرائے عالمگیر نے ملاّ مذکور کی انتہائی مذمت کی۔ اسی طرح چند ہندو و سکھ صاحبان نے جو وہاں موجود تھے ملا مذکور کی دل آزار۔ بے معنی اور لغو تقریر کو دل شکن قرار دیا اور اس کے خلاف نفرت کا اظہار کیا۔

نامہ نگار

انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان

انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون کی اس ٹرم میں جو ۲۸ ؍ جنوری ۱۹۳۸ء کو شروع ہوگی۔ نیز رائل انڈین نیوی میں داخلہ کے لئے مقابلہ کا امتحان مورخہ ۱۸ ؍ اکتوبر ۱۹۳۷ء کو بروز دوشنبہ اور ایام مابعد کے دوران میں دہلی میں منعقد ہوگا۔ یہ امتحان فیڈرل پبلک سروس کمیشن کی طرف سے لیا جائیگا۔

(۲) یہ امتحان انڈین ملٹری اکیڈیمی اور رائل انڈین نیوی میں خالی اسامیاں پر کرنے کی غرض سے اپنی نوعیت میں مشترکہ ہوگا۔ ایک امیدوار دونوں یا ایک کے لئے امتحان میں داخل کئے جانے کی درخواست دے سکتا ہے۔ اگر وہ بطور امیدوار دونوں کے لئے داخل ہونا چاہتا ہے۔ تو اسے اپنی درخواست کے فارم میں اس امر کو بیان کر دینا چاہیئے۔ علیحدہ درخواستوں کی ضرورت نہیں ہے۔ ایسی درخواست اور امتحان کی فیس صرف ایک مرتبہ ادا کرنا ہوگی۔ اگر وہ دونوں کے لئے بطور امیدوار کامیاب ثابت ہو جائے۔ تو اسے بالعموم اس شعبہ پر متعین کیا جائے گا جس کے لئے اس نے اپنی درخواست میں اظہار پسندیدگی کیا ہے۔ لیکن گورنمنٹ اس امر کی مجاز ہوگی۔ کہ وہ اسے دونوں میں سے کسی ایک پر متعین کر دے

(۳) اس امتحان میں انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخلہ کے لئے ۱۵ آسامیاں خالی ہوں گی۔ لیکن حضور گورنر جنرل بہادر با اجلاس کونسل اپنے لئے یہ حق محفوظ رکھتے ہیں۔ کہ وہ آخری تین آسامیوں کو ان امیدواروں سے نامزدگی کے ذریعہ پُر کریں جو امتحان میں پاس تو ہو گئے ہوں۔ لیکن پہلی بارہ آسامیوں کے پُر کرنے کے لئے کافی نمبر حاصل کرنے میں ناکام رہے ہوں ایک آسامی رائل انڈین نیوی کے شعبہ انجینئری میں داخلہ کے واسطے پیش کی جائے گی۔

(۴) ہندوستانی فوج کے چار شعبوں یعنی رسالہ۔ توپخانہ۔ سگنل۔ انجینئری اور پیدل فوج کے لئے ایک ہی امتحان ہوگا جملہ امیدوار انڈین ملٹری اکیڈیمی میں داخل ہونے پر فوج کے ٹیکنیکل شعبہ کے لئے اپنے آپ کو پیش کر سکتے ہیں۔ اور اس مطلب کے لئے انہیں ریاضی میں آزمائشی امتحان دینا ہوگا جو امیدوار اس مضمون میں اطمینان بخش نتیجہ ظاہر کریں گے۔ انہیں پہلی اور دوسری ٹرم میں رد و بدل کی ابتدائی جماعت (پریپیریٹری ری ویلیو ڈنگ) میں داخل کیا جائے گا۔ دوسری ٹرم کے اختتام پر کمانڈنٹ کیڈیٹوں کو دو بدل ڈنگ مرتب کرنے کی غرض سے منتخب کرے گا۔

(۵) یہ ضروری ہے۔ کہ امیدواروں کا یوم پیدائش ۲ ؍ نومبر ۱۹۱۷ء سے پہلے اور یکم نومبر ۱۹۱۹ء سے کے بعد نہ ہو وہ غیر شادی شدہ ہوں۔ اور ہندوستان کو اپنا وطن بنا چکے ہوں۔ امتحان رائل انڈین نیوی کے امیدواروں کا یوم پیدائش ۲ ؍ مئی ۱۹۱۸ء سے پہلے اور یکم مئی ۱۹۲۰ء کے بعد نہ ہو۔ اور وہ غیر شادی شدہ ہوں۔ اور ہندوستان کو اپنا وطن بنا چکے ہوں۔

عمر کے متعلق یہ تعین کسی صورت میں دور نہیں کیا جا سکتا۔ جو امیدوار امتحان مذکور میں شریک ہونا چاہے۔ اسے اپنی درخواست مقررہ فارم پر معہ ضروری کاغذات کے ان ہدایات کے بموجب جو فارم مذکور پر درج ہوں فیڈرل سروس کمیشن کے پاس ارسال کر دینی چاہیئے۔ جو ہو

درخواستیں کلکٹر یا ڈپٹی کمشنر یا پولیٹیکل افسر یا فیڈرل سروس کمیشن ایجنٹ یا پرنسپل پرنس آف ویلز رائل انڈین ملٹری کالج ڈیرہ دون کے پاس ۷ ؍ جولائی ۱۹۳۷ء کو یا اس سے پہلے پہنچ جانی چاہئیں۔

قواعد اور درخواست کے فارم کی نقول پنجاب کے جملہ ڈپٹی کمشنروں کے دفاتر سے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

یہ امر کہ درخواست کی فارم انہیں فلاں وقت پر پہنچی درخواست کے دیر سے بھیجنے کی صورت میں بطور عذر قابل شنوائی نہیں ہوگا۔ جو امیدوار فارموں کے لئے دیر سے درخواست بھیجیں گے۔ وہ اس کے لئے خود ذمہ دار ہوں گے۔

(۶) درخواستیں ڈاک میں بصیغہ رجسٹری بھیجنی چاہئیں۔ اگر کوئی امیدوار اپنی درخواست بصیغہ رجسٹری نہیں بھیجے گا۔ تو وہ نقصان کا آپ ذمہ دار ہوگا۔ اگر کوئی امیدوار یہ چاہتا ہو۔ کہ اس کی درخواست کی رسید بھی اس کو ملے تو اسے اپنی درخواست بصیغہ رجسٹری بہ طلبی رسید بھیجنی چاہیئے۔ تکملہ:- اگر کوئی امیدوار انڈین ملٹری اکیڈیمی ڈیرہ دون میں داخلہ کے لئے مارچ ۱۹۳۷ء [illegible] کے امتحان میں شریک ہوا ہو۔ اور اس نے [illegible] صورت میں وہ اکتوبر ۱۹۳۷ء کے امتحان [illegible] تو اسے [illegible] درخواست مقررہ [illegible] پیش کر دینی چاہیئے [illegible] کامیاب ہو گیا۔ تو اکتوبر کے امتحان کے لئے اس کی امیدواری منسوخ کر دی جا سکے گی۔

(ڈائرکٹر محکمہ اطلاعات پنجاب لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریداران الفضل کی خدمت میں ضروری اطلاع

۱۹۳۶ء

مندرجہ ذیل فہرست میں جن جن خریداروں کا چندہ ۱۴ جون ۱۹۳۶ء سے ۲۰ جولائی تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے یا ان کے ذمہ کچھ بقایا ہے یا جن خریداروں نے پچھلے ماہ جن کی اطلاع چھپی تھی۔ اس وقت اپنے نام کے وی پی رکوا دیئے تھے۔ اور ابھی تک چندہ ادا نہیں کیا۔ ان کے نام معہ نمبر خریداری کے درج ہیں۔ احباب اپنا اپنا چندہ بواپسی بذریعہ منی آرڈر یا بذریعہ دفتر محاسب چندہ کے ہمراہ بھیجدیں۔ ورنہ ان کے نام جولائی ۱۹۳۶ء کے پہلے ہفتہ میں وی۔ پی ہوں گے۔ احباب وصولی کیلئے تیار رہیں۔ بصورت دیگر جو احباب وی۔ پی واپس کر دینگے۔ ان کے نام کے اخبار تا وصولی قیمت بند رہیں گے۔

مینجر الفضل

۶۱ - چوہدری غلام احمد صاحب
۱۲۹ - حکیم محمد قاسم صاحب
۲۱۳ - محمد عثمان صاحب
۲۱۴ - محمد احسان الحق صاحب
۲۵۵ - منشی عنایت علی صاحب
۲۵۸ - بابو اکبر علی صاحب
۳۲۵ - ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۴۷۰ - چوہدری ہدایت اللہ
۵۰۹ - شیخ محمد حسین صاحب
۸۱۷ - سید فخر الاسلام "
۸۷۰ مولوی نیاز محمد صاحب
۸۸۲ بابو ظہور الحسن صاحب
۱۲۷۸ اللہ رکھا صاحب
۱۳۲۶ ایم محمد رفیع صاحب
۱۴۹۲ چوہدری محمد حیات خانصاحب
۱۵۶۹ قاضی محمد شریف صاحب
۱۷۲۲ چوہدری عبد المالک
۱۷۴۱ جان محمد صاحب
۱۸۳۶ منشی بلند خانصاحب
۱۸۹۲ محمد حسین صاحب
۲۰۴۵ ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۰۸۵ صاحبزادہ عبد اللطیف "
۲۲۰۵ چوہدری محمد حیات صاحب
۲۲۸۲ ڈاکٹر محمد عمر صاحب
۲۵۰۸ مولوی نظام الدین "
۲۵۸۲ چوہدری نعمت خانصاحب
۲۷۱۷ غلام نبی صاحب
۲۷۸۸ چوہدری فضل احمد صاحب
۳۴۳۰ منشی عبد العزیز صاحب
۳۷۷۹ محمد امین صاحب
۳۸۴۲ رفیع الدین احمد صاحب
۳۹۹۳ احمد صاحب

۴۱۹۳ ڈاکٹر مطلوب خانصاحب
۴۳۳۱ سومبر خاں صاحب
۴۴۱۶ محمد حسین صاحب
۴۷۵۹ حافظ عبد السلام "
۴۷۹۱ رسالدار محمد یعقوب خانصاحب
۴۸۰۰ ڈاکٹر عبد الوحید صاحب
۵۰۴۹ شریف احمد صاحب
۵۲۱۴ بابو اعراف اللہ صاحب
۵۲۴۱ چوہدری محمد بخش صاحب
۵۳۵۳ ڈاکٹر عبد العزیز صاحب
۵۳۶۷ محمد اسمعیل صاحب
۵۴۶۸ ڈاکٹر محمد جلال الدین "
۵۵۷۱ چوہدری بشیر احمد صاحب
۵۶۲۵ مسٹر محمد عمر صاحب
۵۶۸۲ عبد الشکور صاحب
۵۸۴۹ چوہدری علی بخش صاحب
۶۱۸۶ ہیڈ جمعدار محمد خانصاحب
۶۲۱۱ عبد القیوم صاحب
۶۳۰۴ شیخ محمد حسین صاحب
۶۳۲۰ سید غلام حسین صاحب
۶۳۲۱ محمد عالم صاحب
۶۳۸۲ مرزا غلام حیدر صاحب
۶۳۹۸ سیٹھ ابراہیم یوسف
۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
۶۵۹۲ محمد خان صاحب
۶۵۹۴ سید سردار شاہ صاحب
۶۷۳۶ خدا بخش صاحب
۶۷۸۶ عبد الرحیم صاحب
۶۹۰۳ - ایچ حلیم صاحب
۷۱۳۲ رشید احمد صاحب
۷۱۵۴ خلیفہ عبد الرحیم صاحب

۷۱۵۰ عنایت اللہ صاحب
۷۲۳۳ نور احمد صاحب
۷۳۷۴ چوہدری شاہ محمد صاحب
۷۵۵۸ ملک حسن محمد صاحب
۷۵۸۹ خان بہادر محمد حسین
۷۶۸۶ مستری فیض احمد صاحب
۷۷۴۰ خانصاحب ضیاء الحق خانصاحب
۷۷۵۵ خواجہ عبد الغفار صاحب
۷۷۶۸ ڈاکٹر محمد لطیف صاحب
۷۹۷۵ مولوی محمد عبد اللہ صاحب
۸۰۳۶ نصیر احمد خانصاحب
۸۲۶۱ میاں مرد علی صاحب
۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
۸۳۶۵ محمد عزیز صاحب
۸۳۷۰ عبد الرزاق صاحب
۸۴۱۲ شیخ رحیم بخش صاحب
۸۵۰۹ محمد اکمل صاحب
۸۵۳۳ نصر اللہ خانصاحب
۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
۸۶۰۳ ایف عبد اللہ صاحب
۸۶۷۴ سید محمود شاہ صاحب
۸۷۶۴ سید ظہور احمد شاہ "
۸۸۶۱ ڈاکٹر بشیر احمد صاحب
۹۰۹۲ ایم - اے جلیل صاحب
۹۱۰۸ مولوی محمد خورشید عالم
۹۱۲۳ محمد حسین خانصاحب
۹۱۲۴ عنایت الٰہی صاحب
۹۲۴۳ ملک بشیر محمد صاحب
۹۲۸۷ غلام احمد صاحب
۹۳۱۰ شیخ احمد صاحب
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی صاحب

۹۴۴۹ حاجی اللہ بخش صاحب
۹۴۸۵ - عنایت اللہ صاحب
۹۵۰۸ مستری محمد حسین صاحب
۹۶۰۱ شیخ اقبال الدین صاحب
۹۶۱۵ ڈاکٹر عطا محمد صاحب
۹۷۳۵ شیخ فضل حق صاحب
۹۸۵۶ رشید محمد خانصاحب
۹۸۷۴ عبد اللہ صاحب
۹۸۸۷ چوہدری فضل احمد
۹۹۴۴ میاں سلطان بخش
۱۰۰۶۰ حکیم محبوب الرحمن صاحب
۱۰۰۷۵ عبد الرحمن صاحب
۱۰۱۰۷ - محمد شفیع صاحب
۱۰۱۱۰ سید منور شاہ صاحب
۱۰۱۲۵ چوہدری عبد اللہ خان
۱۰۱۳۱ محمد رمضان احمد صاحب
۱۰۱۳۲ ملک حسن خانصاحب
۱۰۱۵۳ چوہدری غلام قادر
۱۰۱۷۷ پریزیڈنٹ انجمن احمدیہ
۱۰۲۴۹ ایم یعقوب خاں صاحب
۱۰۲۵۲ دلاور علی خانصاحب
۱۰۲۷۴ شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۷ محمد عثمان صاحب
۱۰۳۰۷ - میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۱۱ نواب الدین صاحب
۱۰۳۲۵ ڈاکٹر لال الدین صاحب
۱۰۳۳۹ غلام احمد صاحب
۱۰۳۵۲ غلام مرتضیٰ صاحب
۱۰۳۷۶ ڈاکٹر مرزا عبد القیوم
۱۰۳۹۲ نذیر الدین صاحب
۱۰۴۷۳ عبد الرحیم صاحب
۱۰۴۶۲ لفٹیننٹ محمد اسمعیل "

۱۰۵۱۵ عبد الحفیظ صاحب
۱۰۵۲۵ - امام علی صاحب
۱۰۵۳۸ - ڈاکٹر عبد الحق صاحب
۱۰۵۸۴ - احمد مختار صاحب
۱۰۵۹۱ ڈاکٹر محمد رفیع الدین
۱۰۶۳۲ - راجہ محمد افضل خان
۱۰۶۴۴ قاضی ظہور الدین صاحب
۱۰۶۶۶ محمد لطیف صاحب
۱۰۷۱۵ منشی عبد الحمید خانصاحب
۱۰۷۲۰ - محمود الحسن صاحب
۱۰۷۲۱ - سخی دت علی صاحب
۱۰۷۵۹ - نصر اللہ صاحب
۱۰۸۰۳ چوہدری محمد یعقوب صاحب
۱۰۸۰۴ احمدیہ گرلز سکول
۱۰۸۷۳ سید ولی محمد صاحب
۱۰۸۸۸ بابو رحمت اللہ صاحب
۱۰۹۲۰ میر حمید اللہ صاحب
۱۰۹۴۳ بی اے چغتائی "
۱۰۹۴۶ علی بخش صاحب
۱۰۹۸۰ عبد المجید صاحب
۱۱۰۰۰ محمد بخش صاحب
۱۱۰۵۲ - ایم - اے منعم
۱۱۱۱۴ خلیل الرحمن صاحب
۱۱۱۲۷ محمد الطاف صاحب
۱۱۱۲۸ - چوہدری رحمت علی
۱۱۱۶۰ - محمد احمد صاحب
۱۱۱۶۳ - عبد الرحیم صاحب
۱۱۱۷۴ - مولوی فضل الدین صاحب
۱۱۱۸۸ - مستری فتح محمد صاحب
۱۱۱۹۲ - چوہدری محمد علی صاحب
۱۱۲۲۵ - اقبال حسین صاحب
۱۱۲۴۳ چوہدری سلطان علی

۱۱۳۵۶ - ملک برکت علی صاحب
۱۱۳۶۶ - چوہدری رحمت علی
۱۱۴۱۹ - حکیم دین محمد صاحب
۱۱۴۳۴ - فتح محمد صاحب
۱۱۵۰۱ - ڈاکٹر عبد القادر صاحب
۱۱۵۰۵ - چوہدری عزیز احمد صاحب
۱۱۵۴۵ - شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۹۱ - محمد غیاث صاحب فاروقی
۱۱۵۹۷ - محمد نذیر صاحب
۱۱۶۲۴ - عبد الحکیم صاحب
۱۱۶۲۸ - سید ارتضیٰ علی صاحب
۱۱۶۳۲ - ڈاکٹر ایم نسیم صاحب
۱۱۶۳۹ - ڈاکٹر چوہدری محمد طفیل
۱۱۶۴۱ - دلبر حسین صاحب
۱۱۶۴۲ - چوہدری غلام رسول
۱۱۶۶۳ - سید محمد شفیع صاحب
۱۱۶۶۵ - شیخ محمد شفیع صاحب
۱۱۶۶۶ - ڈاکٹر ایم اے غفور صاحب
۱۱۶۷۵ - محمد شریف صاحب
۱۱۶۸۲ - مولوی عبد الماجد
۱۱۶۹۶ - ہری احمدیہ مسجد
۱۱۷۰۳ ملک احمد خانصاحب
۱۱۷۱۸ - محمد اسمٰعیل صاحب
۱۱۷۳۵ - شیخ عبد الرحمن صاحب
۱۱۷۴۹ - رحیم الدین صاحب
۱۱۷۶۰ چوہدری بشیر احمد
۱۱۷۷۰ - ڈاکٹر سراج الحق
۱۱۷۸۰ - ابو البشیر محمد رحمت اللہ
۱۱۷۹۲ - ڈاکٹر غلام فاطمہ صاحبہ
۱۱۸۱۷ - غلام محمد صاحب
۱۱۸۲۲ - چوہدری محمد الدین
۱۱۸۳۴ غلام محمد نذیر صاحب

میری پیاری بہنو!

میں آپ کی ہمدردی کی خاطر اشتہار دے رہی ہوں کہ اگر آپ کو ماہواری خرابی ہے ماہواری درد سے آتے ہیں۔ یا ماہواری بے قاعدہ ہیں۔ سیلان الرحم یعنی سفید رطوبت خارج ہوتی ہے۔ سر درد۔ کمر درد کرتا رہتا ہے کام کاج کرنے سے سانس پھول جاتا ہے دل دھڑکنے لگتا ہے۔ قبض رہتی ہے۔ پیٹ میں نفخ ہو جاتا ہے۔ تو آپ فضول دواؤں پر روپیہ برباد نہ کریں۔ بلکہ میری خاندانی مجرب دوا بنام راحت سے فائدہ اٹھائیں۔ جس سے سینکڑوں میری بہنیں فائدہ حاصل کر چکی ہے۔ قیمت مکمل خوراک ایک ماہ دو روپیہ عہ محصول ۷ر کل ۲ عہ میرا پتہ: ایچ نجم النساء بیگم احمدی۔ شاہدرہ۔ لاہور

453
Digitized by Khilafat Library Rabwah

۱۱۸۴۳- محمد صادق صاحب
۱۱۸۹۲- محکم الدین صاحب
۱۱۹۳۲- سید سمیع اللہ صاحب
۱۱۹۳۵- برکت علی صاحب
۱۲۰۴۲- شیخ محمد سعید صاحب
۱۲۰۴۴- شاہ دین صاحب
۱۲۰۶۰- محمد اسحٰق صاحب
۱۲۰۶۲ محمد سلطان احمد صاحب
۱۲۰۶۳ صدیق احمد صاحب
۱۲۰۶۸- عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۰۷۲- اے ایس راٹھور
۱۲۰۸۰- عزیز حسین صاحب
۱۲۰۸۶- فقیر احمد خاں صاحب
۱۲۰۸۸- ماسٹر غلام محمد صاحب
۱۲۰۹۸- محمد یوسف صاحب
۱۲۰۹۹- عبدالمنعم صاحب
۱۲۱۰۰- مولوی عبدالواحد ؐ
۱۲۱۲۲- محمد اعظم معین الدین ؐ
۱۲۱۲۵- ملک بشیر احمد صاحب
۱۲۱۳۳- شیخ محمد سعید محمد صادق ؐ
۱۲۱۳۶- عصمت اللہ صاحب
۱۲۱۴۷- شیخ انعام اللہ صاحب
۱۲۱۴۹- میراں بخش صاحب
۱۲۱۷۷- محمود احمد صاحب
۱۲۱۸۰- نیاز احمد صاحب
۱۲۱۸۱- گلشن دواخانہ
۱۲۱۸۷- شیخ مبارک اسمٰعیل صاحب
۱۲۱۹۸- تجمل حسین صاحب
۱۲۲۰۵- میاں محمد امیر صاحب
۱۲۲۰۶- محمد عثمان صاحب
۱۲۲۱۴- محمود احمد خان صاحب
۱۲۲۵۳- عبدالرب صاحب
۱۲۲۷۳- عبدالہادی صاحب
۱۲۲۹۳- حکیم محمد یعقوب شاہ ؐ
۱۲۲۹۹- چوہدری علی احمد ؐ
۱۲۳۰۳- محمد ابراہیم صاحب
۱۲۳۰۸- چوہدری اللہ داد خاں ؐ
۱۲۳۱۸- بابو فیض الحق صاحب
۱۲۳۲۹- عبدالرحمٰن صاحب
۱۲۳۳۰- سید عبدالرشید صاحب
۱۲۳۳۴- پیر اکبر علی صاحب
۱۲۳۶۹- مولوی عطاء اللہ صاحب
۱۲۳۷۸- ماسٹر فضل الٰہی صاحب
۱۲۳۸۰- میاں عطاء الرحمٰن ؐ
۱۲۳۸۲- شیخ چراغ دین صاحب

رشتہ درکار ہے

ایک کنواری لڑکی بعمر ۱۴/۱۵ سال قوم ارائیں کے لئے زمیندار قوم سے بارز وزگار تعلیم یافتہ رشتہ کی ضرورت ہے۔ یا صاحب جائیداد ہو۔ ارائیں قوم کو ترجیح دی جائے گی۔ خواہشمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں۔

غلام محمد احمدی ہیڈ ماسٹر مڈل سکول جنڈیالہ شیر خان ڈاکخانہ خاص ضلع شیخوپورہ

دوائی اٹھرا

حب اٹھرا (رجسٹرڈ)

استقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح اول کے شاگرد کی دکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں۔ اکثر ان بیماریوں کا شکار رہوتے ہیں۔ سبز پیلے دست قے پیچش درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان یرقان یا سوکھا بدن پر پھوڑے پھنسی چھالے خون کے دھبے پڑنا۔ دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ اور خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دیدینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا اور لڑکیوں کا زندہ رہنا لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور استقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی بیماری نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے۔ حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد قبلہ مولوی نورالدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپکے ارشاد سے ۱۹۱۰ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثر سے محفوظ پیدا ہوتا ہے۔ اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ؎ مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر

حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح اول اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان پنجاب

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت جناب سردار سیوا سنگھ صاحب سب جج بہادر درجہ چہارم لائلپور

دعوے دیوانی ۳۹۳ سال ۱۹۳۷ء

مسماۃ رحمتے دختر شرف الدین ذات عیسائی شہر لائل پور

بنام

یعقوب ولد مامون قوم بافندہ سکنہ ریاسر تحصیل سرسہ حال ڈیرہ نواب صاحب ریاست بہاولپور

دعوے

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ یعقوب مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام یعقوب مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر یعقوب مذکور تاریخ ۸ جولائی ۱۹۳۷ء کو مقام لائل پور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یک طرفہ عمل میں آوے گی۔

آج بتاریخ ۲۳ جون ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

اشتہار زیر دفعہ ۵ رول ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت چوہدری بشیر احمد صاحب سب جج بہادر ہوشیارپور

دعوے یا اپیل دیوانی ۶۸۹ سال ۱۹۳۶ء

گوہر خاں ولد محمد بخش قوم راجپوت سکنہ گیگنی وال تحصیل و ضلع جالندھر

بنام

برکت علی عرف گو ذات راجپوت سکنہ دیری وال تحصیل ہوشیارپور

دعوے دخلیابی اراضی

بنام منشی عرف منصبدار ولد مہر خان ذات راجپوت سکنہ حال لائل پور منصب سنگھ تھانہ سٹور منشی کوٹھی ۲ پولیس کینسٹبل

مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمیٰ منشی عرف منصبدار مدعا علیہ مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے۔ اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام مدعا علیہ مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر مدعا علیہ مذکور تاریخ ۲۲ ماہ جولائی ۱۹۳۷ء کو مقام ہوشیارپور حاضر عدالت ہذا میں نہیں ہوگا تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔

آج بتاریخ ۲۴ ماہ جون ۱۹۳۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا۔

دستخط حاکم (مہر عدالت)

اشتہار

باجلاس جناب صاحب کلکٹر بہادر گجرانوالہ

مقدمہ سنت سنگھ ولد ہری سنگھ قوم اروڑہ سکنہ کوٹ عنایت خاں تحصیل وزیرآباد

اپیلانٹ

بنام

نور دین ولد بلندا قوم ارائیں سکنہ گکھڑ۔ بول سنگھ ولد حکم سنگھ قوم اروڑہ سکنہ چک داد دن ہری چند۔ چوہڑمل۔ نندلال پسران پریم داس برہمن سکنائے گکھڑ تحصیل وزیرآباد

ریسپانڈنٹان

اپیل مال

مقدمہ بالا میں ریسپانڈنٹان کو کئی دفعہ نوٹس جاری ہو چکے ہیں۔ مگر وہ تعمیل نوٹس ہائے سے دانستہ گریز کر رہے ہیں۔ لہذا مشتہر کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ریسپانڈنٹان بالا میں سے کوئی بھی مورخہ ۱۵-۷-۳۷ کو اصالتاً یا وکالتاً حاضر آ کر پیروی اپیل ہذا نہ کریگا۔ تو اسکے خلاف کارروائی یکطرفہ عمل میں آوے گی۔ آج بتاریخ ۲۵-۶-۳۷ بثبت میرے دستخط و مہر عدالت کے جاری کیا گیا۔

دستخط صاحب کلکٹر بہادر ضلع گجرانوالہ (مہر عدالت)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

رنگون۔ ۲۶ جون۔ گورنر برما نے ملک معظم کی تاجپوشی کی تقریب کی معافی عامہ کے سلسلہ میں بغاوت کے الزام میں گرفتار شدہ ۴۴ مزید محبوسین کی رہائی کا حکم دے دیا ہے۔ یہ لوگ انڈیمان میں محبوس ہیں۔

لنڈن۔ ۲۶ جون کل پارلیمنٹ میں مسٹر نیول چیمبرلین نے بین الاقوامی صورت حالات پر اظہار خیال کرتے ہوئے کہا۔ کہ یورپ کا امن دائمی خطرہ میں ہے۔ اگر کسی ملک نے جو فسطائیت یا اشتراکیت میں سے ایک کا حامی ہو۔ ایک خاص حد سے تجاوز کر کے ہسپانیہ کے معاملات میں دخل دیا۔ تو اس کے مخالف نظریہ کے لئے ہسپانیہ کی جنگ میں دخل دینے سے گریز کرنا ممکن ہوگا۔ اور اس طرح یورپ کی مختلف طاقتوں میں جنگ ہو سکتی ہے۔

شملہ ۲۶ جون ایک سرکاری کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ قبائل کے خلاف کارروائی کرنے سے ایک کے علاوہ باقی تمام اغوا شدہ ہندوؤں کو چھوڑ دیا گیا ہے۔

شملہ ۲۶ جون پنجاب میں فرقہ دار فسادات کے انسداد کے ذرائع پر غور کرنے کے لئے سر سکندر حیات خان وزیر اعظم پنجاب کی زیر صدارت آج ہندو مسلمان اور سکھ رہنماؤں کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ وزیر اعظم نے تقریر کرتے ہوئے کانفرنس کی غرض و غایت کو بیان کیا۔ اور کہا میں حکومت کی طرف سے سرکاری و غیر سرکاری اشخاص پر واضح کر دینا چاہتا ہوں کہ کوئی شخص خواہ وہ ادنیٰ ہو یا اعلیٰ فرقہ دار جھگڑے پیدا کرے یا فساد میں حصہ لے۔ تو وہ پنجاب کا دشمن ہے۔ اور اس طرح وہ حکومت پنجاب کا دشمن ہے۔ ہم ایسے شخص کے ساتھ وہی سلوک کریں گے جس کا وہ مستحق ہے۔

بغداد (بذریعہ ڈاک) کچھ عرصہ ہوا ہسپانیہ کے باغیوں کو اسلحہ بھیجنے کے الزام میں بعض عراقی سفیروں کو گرفتار کر لیا گیا تھا اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ پیرس کے عراقی سفارتخانہ کے سابق قونصلر کو جسے بیروت کے مقام پر جہاز سے اترتے ہوئے گرفتار کیا گیا تھا رہا کر دیا گیا ہے۔ دوسرے عراقی افسروں کو ضمانت پر رہا کیا گیا ہے۔

ملتان۔ ۲۶ جون۔ مارشل لا کے تین قیدی کل ملتان کی پرانی سنٹرل جیل سے رہا کر دیئے گئے۔

فیروزپور۔ ۲۶ جون فاضلکا سے پولیس اور ایک گاؤں کے دیہاتیوں کے درمیان شدید لڑائی کی اطلاع موصول ہوئی ہے۔ جس کے دوران میں پولیس کو اپنی حفاظت کے لئے گولی بھی چلانا پڑی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ پولیس کے آدمی ایک چوری کی واردات کی تفتیش کے سلسلہ میں اس گاؤں میں گئے تھے

شملہ۔ ۲۶ جون کل پنجاب اسمبلی میں ایک سوال کے جواب میں سر سکندر حیات خان نے کہا۔ کہ پنجاب میں ۱۹۳۶-۳۵ء میں اغوا کی ۷۰۳ اور زبردستی بھگائے جانے کی ۵۸۴ وارداتیں ہوئیں۔ ۱۹۳۷ء کے ابتدائی چار ماہ میں ۳۰۸ اغوا کی اور ۱۲۶ دوسری وارداتیں ہوئیں۔

دھلی۔ ۲۶ جون گزشتہ دو سال میں دہلی میں آتشزدگی کی جو کثیر التعداد وارداتیں ہوئی ہیں۔ ان کے متعلق محکمہ سراغرسانی کا خیال ہے۔ کہ یہ وارداتیں ایک منظم سازش کا نتیجہ ہیں۔ جس میں دکانوں کے مالک اور بیمہ کمپنیوں کے ایجنٹ بھی شامل ہیں۔ محکمہ تفتیش کر رہا ہے۔ اور خیال کیا جاتا ہے۔ کہ اس سلسلہ میں لرزہ خیز انکشافات کی توقع ہے

امرتسر۔ ۲۶ جون امرتسر میں امن بدستور قائم ہے۔ فوج واپس بلائی گئی ہے۔ البتہ پولیس کے انتظامات جاری ہیں اور مختلف مقامات کی پوری احتیاط سے نگرانی کی جا رہی ہے۔

مدراس ۲۶ جون۔ رادھا سوامی مت کے بانی سر صاحب جی مہاراج جنہوں نے آگرہ میں دیال باغ کی بنیاد ڈالی گزشتہ شب مدراس میں جہاں وہ اپنے بعض پیروؤں کے ساتھ مقیم تھے۔ انتقال کر گئے۔

امرتسر۔ ۲۶ جون گیہوں حاضر ۳ روپیہ ۱ آنہ ۹ پائی نخود حاضر ۲ روپے ۵ آنے ۹ پائی کھانڈ دیسی ۷ روپیہ ۴ آنے سے ۸ روپیہ ۱۲ آنے تک سونا دیسی ۳۵ روپے ۱۲ آنے اور چاندی دیسی ۵۲ روپے ہے۔

اسنسول ۲۶ جون اسنسول کے لوہے کے ایک کارخانہ کے بارہ ہزار مزدوروں کی ہڑتال کو سات دن گذر چکے ہیں۔ ہڑتالی ابھی تک پر امن ہیں۔ پولیس کا پہرہ مضبوط کر دیا گیا ہے خاکروب بھی ہڑتال میں شامل ہو گئے ہیں

نیویارک (بذریعہ ڈاک) پریذیڈنٹ روزولٹ کی بیوی نے خیال ظاہر کیا ہے۔ کہ عورتوں کو گھر کے کام کاج کے عوض میں ان کے خاوندوں کی طرف سے باقاعدہ تنخواہ ملنی چاہیئے۔ کیونکہ جو عورت گھر کا کام کرتی ہے۔ وہ اسی طرح کسی فیکٹری میں کام کر کے تنخواہ لے سکتی ہے۔ اس لئے گھر کے کام کے لئے بھی اسے تنخواہ ملنی چاہیئے

لاہور۔ ۲۵ جون بورسٹل جیل سے ایک سزایاب قیدی کے فرار ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس قیدی کو دو سال قید سخت کی سزا کا حکم تھا۔ وہ ایک سال قید بھگت چکا تھا۔ کل صبح اسے دوسرے قیدیوں کے ساتھ جیل سے باہر ایک کھیت میں کام کرنے کے لئے بھیجا گیا۔ جہاں سے وہ اپنے ساتھیوں کی نظر بچا کر فرار ہو گیا حکام مصروف تلاش ہیں۔

سرینگر۔ ۲۵ جون ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ جموں کے ہندو سشن جج نے بعض مسلمانوں کو گاؤکشی کے الزام میں سات سات سال قید سخت کی سزا دی تھی۔ جس کے خلاف ملزموں نے اپیل کی۔ چنانچہ جموں اور کشمیر کے ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے سزا میں تخفیف کر کے ایک ایک سال کی سزا کر دی ہے۔

بوگرا۔ ۲۶ جون موضع رگھوناتھ پور کے دس مسلمان جن میں ایک لڑکی بھی تھی دریائے جمنا کو پار کر رہے تھے۔ کہ اچانک سخت طوفان آگیا۔ جس کی وجہ سے کشتی الٹ گئی دس اشخاص ڈوب گئے چار کو بچا لیا گیا۔

لندن۔ ۲۶ جون کل دارالعوام میں غیر ملکی معاملات پر بحث کے دوران میں وزیر خارجہ نے مشرق بعید کے متعلق سوالات کا جواب دیتے ہوئے کہا میرے خیال میں یہ کہنا بے جا نہ ہوگا۔ کہ مشرق بعید میں اصلاح کے بعض یقینی اور حوصلہ افزا آثار پیدا ہو رہے ہیں

شملہ ۲۶ جون۔ ایک کمیونک شائع ہوا ہے۔ کہ حکومت ہند نے مسٹر جوسلن ہینی کو محکمہ اطلاعات ہند کا ڈائرکٹر مقرر کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ وہ اس وقت پریس میں "نیوز کرانیکل" کے نامہ نگار اعلیٰ ہیں۔ ستمبر کے آخر میں وہ ہندوستان پہنچ جائیں گے۔

لنڈن۔ ۲۵ جون۔ ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ آکسفورڈ یونیورسٹی کی طرف سے سر اکبر حیدری، سر عبدالرحیم اور سر تیج بہادر سپرو کو ڈاکٹریٹ آف سول لا کی اعزازی ڈگریاں عطا کی گئی ہیں۔

راولپنڈی۔ ۲۵ جون۔ شدید آندھی سے سخت نقصان کی اطلاعات راولپنڈی اور کیمل پور کے اضلاع کے مختلف حصوں سے موصول ہوئی ہیں۔ مری کی ایک اطلاع مظہر ہے۔ کہ وہاں آندھی کے باعث آلوؤں کی فصل اور پھلدار درختوں کو سخت نقصان پہنچا ہے۔ بیان کیا جاتا ہے۔ کہ کامل دو گھنٹہ تک [illegible]